فون نمبر ۲۹

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْفَضْلُ بِیَدِ اللّٰہِ ۔ وَعَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

خطبہ نمبر ۳۶

# روزنامہ الفضل ربوہ

یوم چہارشنبہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

| جلد ۵۶/۲۱ | ۴ اخاء ۱۳۴۶ ہش ۲۹ جمادی الثانی ۱۳۸۷ھ ۴ اکتوبر ۱۹۶۷ء | نمبر ۲۲۲ |
|---|---|---|

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

## یاد رکھو مومن کو دنیا کا بندہ نہ ہونا چاہیئے

### ہمیشہ اسے اس امر میں کوشاں رہنا چاہیئے کہ کوئی بھلائی اس کے ہاتھ سے ہو جائے

"انسان کو چاہیئے کہ حسنات کا پلڑا بھاری رکھے۔ مگر جہاں تک دیکھا جاتا ہے اس کی مصروفیت اس قدر دنیا میں ہے کہ یہ پلڑا بھاری ہوتا نظر نہیں آتا۔ رات دن اسی فکر میں ہے کہ وہ کام دنیا کا ہو جاوے۔ فلاں زمین مل جاوے فلاں مکان بن جاوے۔ حالانکہ اسے چاہیئے کہ افکار میں بھی دین کا پلڑا دنیا کے پلڑے سے بھاری رکھے۔ اگر کوئی شخص رات دن نماز روزہ میں مصروف ہے تو یہ بھی اس کے کام ہرگز نہیں آسکتا جب تک کہ خدا کو اس نے مقدم نہیں رکھا ہوا۔ ہر بات اور فعل میں اللہ تعالیٰ کو نصب العین بنانا چاہیئے ورنہ خدا کی قبولیت کے لائق ہرگز نہ ٹھہریگا۔ دنیا کا ایک بُت ہوتا ہے جو کہ ہر وقت انسان کی بغل میں ہوتا ہے۔ اگر وہ مقابلہ اور موازنہ کر کے دیکھے گا تو اسے معلوم ہوگا کہ طرح طرح کی نمائش اس نے دنیا کیلئے بنا رکھی ہے اور دین کا پہلو بہت کمزور ہے حالانکہ عمر کا اعتبار نہیں اور نہ علم ہے کہ اس نے ایک پل کے بعد زندہ بھی رہنا ہے کہ نہیں۔ شیخ سعدی نے کیا عمدہ فرمایا ہے ؎ مکن تکیہ بر عمر ناپائدار

اس وقت جس قدر لوگ کھڑے ہیں کون کہہ سکتا ہے کہ ایک سال تک میں ضرور زندہ رہونگا لیکن اگر خدا تعالیٰ کی طرف سے علم ہو جائے کہ اب زندگی ختم ہے تو ابھی سب ارادے باطل ہو جاتے ہیں۔ پس خوب یاد رکھو کہ مومن کو دنیا کا بندہ نہ ہونا چاہیئے۔ ہمیشہ اس امر میں کوشاں رہنا چاہیئے کہ کوئی بھلائی اس کے ہاتھ سے ہو جائے۔ خدا تعالیٰ بڑا رحیم کریم ہے اور اس کا ہرگز یہ منشاء نہیں ہے کہ تم دکھ پاؤ لیکن یہ خوب یاد رکھو کہ جو اس سے عمداً دُوری اختیار کرتا ہے۔ اس پر اس کا قہر ضرور ہوتا ہے۔ عادت اللہ اسی طرح سے چلی آتی ہے۔ نوحؑ کے زمانہ کو دیکھو اور لوطؑ کے زمانہ کو دیکھو موسیٰؑ کے زمانہ کو دیکھو اور پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کو دیکھو کہ اس وقت جن لوگوں نے عمداً خدا تعالیٰ سے بُعد اختیار کیا ان کا کیا حال ہوا۔ ان لمبی آرزوؤں نے انسان کو ہلاک کر دیا ہے۔" (ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۲۸۶ تا ۲۸۷)

---

## اخبار احمدیہ

ربوہ ۳ اکتوبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ

---

محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر تحریر فرماتے ہیں:-
"مکرم چوہدری عبداللطیف صاحب مبلغ جرمنی کو غسل خانہ میں گرنے کی وجہ سے ٹخنے پر شدید چوٹ آئی ہے۔ جس کے باعث شدید بخار بھی ہے، نیز طبیعت میں سخت، گھبراہٹ اور بے چینی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ ان کو جلد صحت عطا فرمائے اور بیش از پیش خدمتِ دین کی توفیق عطا فرمائے آمین"

---

کوالالمپور سے بذریعہ تار اطلاع موصول ہوئی ہے کہ مکرم مولوی محمد سعید صاحب انصاری مورخہ ۲۶/۹/۶۷ کو پاکستان سے بخیر و عافیت وہاں پہنچ گئے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ مکرم مولوی صاحب کو بیش از پیش خدمتِ دین کی توفیق عطا فرمائے آمین

(وکالت تبشیر ربوہ)

---

ربوہ ـــ مورخہ یکم اکتوبر کو فضل عمر فاؤنڈیشن کے بورڈ آف ڈائریکٹرز کا اجلاس فاؤنڈیشن کے قائمقام صدر محترم کرنل محمد عطاء اللہ صاحب کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ محترم شیخ محمد احمد صاحب مظہر محترم میر محمد بخش صاحب محترم شیخ محمد حنیف صاحب اور محترم چوہدری احمد جان صاحب نے بھی اجلاس میں شرکت کی۔ بعد دوپہر محترم کرنل صاحب موصوف نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں حاضر ہو کر فاؤنڈیشن کی کارگزاری سے متعلق مختصر رپورٹ پیش کی۔ اسی روز ۲½ بجے سہ پہر حضرت فضل عمر المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کی سوانح حیات مرتب کرانے والے بورڈ کا اجلاس حضرت سیدہ ام متین مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی کے مکان پر منعقد ہوا۔ مجوزہ کتاب کے مولف محترم ملک سیف الرحمن صاحب نے زیر تدوین کتاب کے مجوزہ ابواب اور ان کے تفصیلی عناوین پر مشتمل فہرست بورڈ میں پیش کی۔ جس کے متعلق ضروری مشورہ ہوا۔ شام کو محترم کرنل محمد عطاء اللہ صاحب لاہور واپس تشریف لے گئے۔

---

### علمی تقاریر کا اجلاس ملتوی

علمی تقاریر کے اجلاس کے لئے ۷ اکتوبر ۱۹۶۷ء کی تاریخ مقرر کی گئی تھی۔ اب بعض وجوہ کی بناء پر اجلاس ملتوی کر دیا گیا ہے۔ آئندہ تاریخ کا اعلان بعد میں کیا جائے گا۔ انشاء اللہ

(ابو العطاء جالندھری)

# خطبہ جمعہ

## یورپ کے نو مسلم احمدی اپنے ایمان اخلاص اور قربانی میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت ترقی کر رہے ہیں

## ان کے دلوں سے خدا اور اس کے رسولؐ کی محبت پھوٹ پھوٹ کر بہتی ہوئی ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھی

## غلبۂ اسلام کی بشارت ایک عظیم ذمہ واری ہم پر عائد کرتی ہے جس کی طرف ہر وقت متوجہ رہنا از بس ضروری ہے

### از حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ

فرمودہ یکم ستمبر ۱۹۶۷ء

مرتبہ:۔ مکرم مولوی محمد صادق صاحب سماٹری

تشہد تعوذ اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

### گذشتہ خطبہ جمعہ میں

مَیں نے بتایا تھا کہ ایک خواب کی بناء پر میں چند رؤیا احباب کی خدمت میں رکھنا چاہتا ہوں۔ آج بھی مَیں اپنے اس خطبہ کو چند خوابوں اور رؤیا سے شروع کرنا چاہتا ہوں۔ ویسے تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے بیسیوں مبشر خوابیں میرے سفرِ یورپ کے دوران اور واپسی کے بعد بھی دوستوں نے مجھے لکھی ہیں۔ مردوں نے بھی خوابیں دیکھی ہیں اور ہماری احمدی بہنوں نے بھی خوابیں دیکھی ہیں۔ بڈوں نے بھی دیکھی ہیں اور بچوں نے بھی دیکھی ہیں کہا گیا تھا کہ اس زمانہ میں بچے بھی نبوت کریں گے۔ یعنی خبریں اللہ تعالیٰ سے حاصل کریں گے۔ جو سچی ہوں گی۔ اور جن کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ کی قدرت کا اور طاقت کا اظہار ہوگا۔

آج کے لئے مَیں نے

### تین خوابوں کا انتخاب

کیا ہے۔ اور یہ تینوں خوابیں عورتوں کی ہیں۔ ایک خواب میری بزرگ کی ہے۔ ایک میری بیوی کی ایک میری بچی کی ہے۔ اصل غرض اس سفر کی کوپن ہیگن کی مسجد کا افتتاح تھا اور اس افتتاح سے میں یہ فائدہ اٹھانا چاہتا تھا کہ ان اقوام کے سامنے اللہ تعالیٰ کی اس مشیت کو کھول کر اور وضاحت سے رکھ دیا جائے کہ اسلام کے غلبہ کے سامان آسمانوں پر مقدر ہو چکے ہیں اور زمین پر ظاہر ہونے والے ہیں اور اگر ان اقوام نے اللہ تعالیٰ کے اس منشاء کو نہ سمجھا تو پھر ایک ایسی ہلاکت ان کے سروں پر منڈلا رہی ہے کہ جو انسانی تاریخ میں کبھی دیکھنے میں نہیں آئی۔ لیکن چونکہ وجہ اس سفر کی

### کوپن ہیگن کی مسجد کا افتتاح

بن گیا تھا۔ اور اس مسجد کو احمدی مستورات کی مالی قربانیوں نے بنایا تھا اس لئے آج کے لئے میں نے مستورات کی خوابوں میں سے تین کا انتخاب کیا ہے۔ مجھے افسوس ہے کہ مکرمہ مخدومہ محترمہ آپا مریم صدیقہ صاحبہ آج کل یہاں نہیں ہیں۔ انہوں نے ایک بڑی مبشر خواب دیکھی تھی۔ لیکن زبانی مجھے سنائی تھی ہو سکتا ہے کہ بعض حصے چھوڑ جاؤں اس لئے میں نے ان کی اس خواب کا آج کے خطبہ کے لئے انتخاب نہیں کیا۔ لیکن قبل اس کے کہ میں یہ تین رؤیا آپ دوستوں کو سناؤں میں یہ بھی آج بیان کرنا چاہتا ہوں کہ سفر پر روانگی سے چند روز قبل ایک دن صبح کے وقت جب میں اٹھا تو

### میری زبان پر یہ مصرع جاری ہوا

تشنہ روحوں کو پلا دو شربتِ وصل و بقا

یہ مصرع بطور طرح مصرع کے میں نے محترمہ مخدومہ پھوپھی جان صاحبہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کو دیا تھا اور انہوں نے ایک آدھ شعر بھی کہا ہے نظم تو مکمل نہیں کر سکیں (یہ نظم اب الفضل کے ایک شمارہ میں شائع ہو چکی ہے) لیکن بعض اور احمدی شاعروں نے اس مصرع کو سامنے رکھ کر بعض نظمیں بھی لکھی ہیں۔ بعض چھپ گئی ہیں۔ بعض شاید آئندہ الفضل میں چھپ جائیں۔ اس میں بھی دراصل اجازت دی گئی تھی اس سفر پر روانہ ہونے کی۔ اور اس ضرورت کا احساس پیدا کیا گیا تھا۔ کہ اقوام یورپ روحانی طور پر پیاسی ہیں اور انہیں

### قرآن کریم کے چشمہ سے سیراب

ہونے کی ضرورت ہے۔ اس وقت اس کے بغیر نہ وہ اقوام اللہ تعالیٰ کا فضل حاصل کر سکتی ہیں۔ اور نہ اس دنیا میں باقی رہ سکتی ہیں اور جو غرض اس سفر کی تھی اس کی تفصیل کی طرف اشارہ اس چھوٹے سے مصرع میں کیا گیا تھا۔

سفر پر روانہ ہونے سے قبل

## ہماری بڑی پھوپھی جان

نے لاہور میں یہ خواب دیکھی جو انہی دنوں انہوں نے اپنے خط میں لکھ کر بھجوائی تھی۔ بس وہ آج سنانا چاہتا ہوں۔

حضرت پھوپھی جان صاحبہ نے عزیزم مکرم مرزا مظفر احمد صاحب کے متعلق بھی ایک منذر سی خواب دیکھی تھی اور ان کے لئے مجھے بھی لکھا تھا دعا کے لئے۔ اور خود بہت دعا کر رہی تھیں آپ لکھتی ہیں کہ "آج صبح نماز کے بعد (جس میں خصوصی دعا زیادہ تر ہمیشہ کی طرح آپ کے لئے اور سفر کے لئے تھی۔ اور مظفر احمد یا جو بلا ہو کسی کی بھی ہو اس کے رفع ہونے کے لئے ہی زیادہ تر کی) سو گئی تو آنکھ کھلنے کے قریب عربی میں آواز کسی کی آ رہی ہے جیسے کوئی خوش الحان قرآن شریف پڑھتا ہے مگر اثر یہ ہے کہ جیسے کسی کو مخاطب کر کے کوئی بات کرتا ہے بہت صاف آواز ہے۔ صرف زبانِ عربی میں کلمات ادا ہو رہے ہیں یعنی کسی سورت قرآن مجید کا خیال نہیں تھا مجھے۔ وہ الفاظ جو ....... یاد رہ گئے تھے وہ یہ تھے اَلَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ اِلٰی رَحْمَۃِ اللّٰہِ۔ اَلَّذِیْنَ سے پہلے کیا تھا... ... یہ مجھے کچھ یاد نہیں۔ اس کے بعد کے الفاظ کا بھی بہت مبارک اور مبشر ہونے کا اثر تھا مگر یاد نہیں رہا صرف وہی جو میں اپنی زبان سے ساتھ ساتھ کہہ رہی تھی یاد ہے۔ بس یہی الفاظ زبان پر جاری تھے کہ آنکھ کھل گئی مگر ساتھ ساتھ اور کلمات بھی گویا کہے جا رہے تھے جاگتے جاگتے ان کا پختہ احساس تھا مگر یاد صرف مجھے اتنا رہ گیا۔ دل پر اچھا خوشکن اثر تھا" تو "اَلَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ اِلٰی رَحْمَۃِ اللّٰہِ" الٰہی سلسلہ جنہیں بھی مخاطب کرتا ہے اور اسلام نے ساری دنیا کو اور تمام اقوام کو مخاطب کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت کی طرف ہی بلا رہا ہوتا ہے۔ سب انذاری پیشگوئیاں انسانوں کو جھنجوڑتی ہیں تاکہ وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے محروم نہ ہو جائیں۔ یہ بھی بڑی مبشر خواب ہے۔

## سفر کے دوران انگلستان میں

منصورہ بیگم نے دو دفعہ خواب میں الفاظ سنے جو انہوں نے لکھ کر دئے۔ میں پڑھ دیتا ہوں وہ لکھتی ہیں کہ گلاسکو جاتے ہوئے راستہ میں سکاچ کارنر ہوٹل میں ٹھہرے ہیں کہ ... جیسے کسی بات کا کوئی جواب دے رہا ہو۔ جواب جو دے رہا ہے اس کے الفاظ یہ ہیں۔ "اسلام کا ہی جھنڈا بلند رہے گا"۔ خواب پوری یاد نہیں صرف ذہن میں یہ ہے کہ روس اور انگلستان کی کسی مخالفانہ کوشش یا بات کا جواب ہے اور یہ الفاظ تمام رات سوتے جاگتے کیفیت میں زبان دہراتی رہی۔

کوپن ہیگن میں سوتے میں ایک آواز سنائی دی "اللہ تعالیٰ کی رحمت کے فرشتے اترنے لگے ہیں"۔ آنکھ کھلی تو یہی الفاظ زبان پر جاری تھے۔ رات کے بقایا حصہ میں صبح تک یہی الفاظ بار بار سنائی دیتے رہے اور ساتھ آنکھ کھلتی رہی اور اسی طرح زبان تکرار کے ساتھ یہی الفاظ دہراتی رہی بغیر ارادہ کے۔

## تیسری رؤیا

میں اپنی بچی امۃ الشکور کی سنانا چاہتا ہوں۔ یہ بڑی دعا گو بچی ہے اور بڑی صابرہ۔ وہی بچی ہے جس کا پہلا بچہ ولادت کے وقت فوت ہوا۔ اور اسی وقت آدھے گھنٹے کے بعد جب ڈاکٹر نے فارغ کیا میں اسے ملنے گیا تو مسکراتے ہوئے چہرہ کے ساتھ وہ مجھے ملی۔ بچی نے نو مہینے کی تکلیف اٹھائی ہو لیکن پیدائش کے وقت بچہ فوت ہو جائے۔ کچھ تو گھبراہٹ ہونی چاہیئے تھی چہرہ پر؟؟ لیکن اس قدر خوش میں نے اس کا چہرہ دیکھا کہ میں خود حیران ہو گیا اور میرے دل نے اس وقت کہا کہ اللہ تعالیٰ اس کو جلد ہی اس کا اجر بھی دے گا۔ اتنا صبر کا اس نے مظاہرہ کیا ہے۔ چنانچہ اپنے وقت پر جب دوسرا بچہ پیدا ہوا تو وہ بھی لڑکا تھا۔ (اور پہلے جو بچہ پیدا ہوا وہ بھی لڑکا تھا) اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے صحت مند ہے وہ۔

تو اس صابرہ ذہنیت کی بچی ہے یہ۔ جب میں ابھی سفر پر روانہ نہیں ہوا تھا تو اسنے ایک خواب دیکھی جو بظاہر بڑی منذر تھی اور اس کا دل دہلا دینے والی تھی۔ اسنے مجھے کہا کہ میں نے یہ خواب دیکھی ہے۔ اس کے چار پانچ اجزاء تھے جن میں ہر جزو کی تعبیر نہایت ہی مبشر تھی۔ میں نے اسکو تسلی کا خط لکھا کہ فکر کرنے کی کوئی بات نہیں۔ بڑی مبشر خواب ہے یہ تو۔

دوسری خواب اسنے ہمارے یہاں سے روانہ ہونے کے بعد دیکھی۔ وہ لکھتی ہے۔ آپ کے یورپ تشریف لے جانے کے چند دن بعد خواب میں آپ کی

## یورپ کو روانگی کا نظارہ

دیکھا کہ ایک بہت بڑا گھر ہے اور وہاں پر سب خاندان اور دوسرے احباب بھی آئے ہوئے ہیں میں دوسری منزل کی کھڑکی سے کھڑی نیچے جھانک رہی ہوں جہاں کاریں تیار کھڑی ہیں اور ابا حضور (یعنی حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ) آپ کو رخصت کرنے کے لئے تشریف لائے ہوئے ہیں۔ آپ لوگ سب سے پچھلی کار کے پاس کھڑے ہیں۔ آپ نے اور ابا حضور نے تیز نیلے رنگ کی اچکنیں اور سفید پگڑیاں پہنی ہوئی ہیں۔ (ہمارے بچے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ابا حضور کہتے ہیں) ابا حضور کا جسم دبلا پتلا اور چہرہ بھی ویسا ہے جیسا کہ جوانی کی تصاویر میں دکھائی دیتا ہے۔ اور آپ کا قد ابا حضور سے کافی لمبا ہے اتنا کہ ابا حضور آپ کے شانوں تک آ رہے ہیں۔ اور میں سوچ رہی ہوں کہ آپ تو ابا حضور کے برابر ہوا کرتے تھے اب اتنے لمبے کس طرح ہو گئے؟ ابا حضور آپ کو کچھ ہدایات دے رہے ہیں اور آپ کے پاس کھڑے لوگوں سے آپکی تعریف کرتے جا رہے ہیں اور وہ جملے جو آنکھ کھلنے تک یاد تھے اب یاد نہیں رہے۔ پھر دور سے کوئی آواز دیتا ہے (شاید کوئی ڈرائیور ہے) کہ گاڑی کا وقت ہو گیا ہے۔ میں سوچتی ہوں کہ آپنے تو گاڑی پر جانا ہی نہ تھا۔ کاروں سے کراچی جانا تھا۔ وہ آواز سنکر آپ چلنے کی تیاری کرتے ہیں تو ابا حضور آپ کا ہاتھ پکڑ کر بڑی تیزی اور بیتابی کے ساتھ جھٹکے سے آپکو اپنی طرف کھینچتے ہیں اور کہتے ہیں کہ "گلے تو مل لو" اور آپ فوراً اس طرح ابا حضور کے سینے کیساتھ لگ جاتے ہیں جیسے کہ وہ مقناطیس ہوں۔ اور ابا حضور بڑی بیتابی اور پیار کے ساتھ آپکا چہرہ، پیشانی اور گردن چوم رہے ہیں۔ آنکھوں میں آنسو ہیں شاید بہہ بھی رہے ہیں یہ اچھی طرح یاد نہیں۔ آپ کے ایک طرف ہو کر امی کالا برقع پہن کر کھڑی ہیں۔ میں انہیں آواز دیکر کہتی ہوں۔ امی! مجھے مل لیں۔ امی اس کھڑکی کے نیچے آتی ہیں جہاں میں کھڑی ہوں اور امی کا قد بھی اتنا لمبا ہے کہ دوسری منزل کی کھڑکی تک پہنچ رہا ہے وہیں سے وہ مجھے گلے لگ کر پیار کرتی ہیں۔ پھر سب کاروں میں بیٹھ کر چل پڑتے ہیں۔ اس وقت میری آنکھ کھل گئی۔

یہ تینوں خوابیں (ایک تو قریباً کشفی نظارہ ہے) بہت ہی مبارک ہیں اور ان کے مطابق ہی ہمنے اپنے ساتھ اللہ تعالیٰ کے سلوک کو پایا۔

اس دورہ میں جیسا کہ میں نے بتایا ہے ہمارے تینوں جرمن مشنز کے پاکستانی احمدی اور جرمن احمدی مرد اور عورتیں مجھ سے ملے پھر سوئٹزرلینڈ میں ہمارا تبلیغی مرکز ہے وہاں بھی خاصی جماعت ہے مقامیوں کی۔ ہمبرگ کا بھی یہی حال ہے۔ پھر کوپن ہیگن میں سویڈن، ناروے اور ڈنمارک کے لوگ جمع ہوئے ہوئے تھے اور ہمارے مبلغ بھی تھے۔ تیس اور چالیس کے درمیان تو کھانے پر ہی ہوتے۔

پھر انگلستان میں

## دوستوں سے ملنے کا موقع ملا

جہاں اردو بولنے والی ہندوستان اور پاکستان کے بعد سب سے بڑی جماعت ہے۔ کئی ہزار احمدی اس وقت انگلستان میں موجود ہیں۔ وہاں کے مقامی احمدی مسلمان اقلیت میں ہیں۔ ہمارے زیادہ احمدی پاکستانی ہی ہیں۔ اور میں نے ان کو توجہ بھی دلائی ہے کہ آپ کوشش کریں کہ درجنوں کی بجائے ہزاروں لاکھوں مقامی باشندے مسلمان ہو جائیں۔ وہاں کی قلبی حالت جماعت کی بہت کچھ یہاں کی جماعتوں کی قلبی حالت سے ملتی جلتی ہے۔ وہاں بھی بعض انگریز نو احمدی ایثار اور اخلاص کا ایک عجیب نمونہ دنیا کے سامنے پیش کر رہے ہیں جیسا کہ یورپ میں بسنے والے نو احمدی مسلمان پیش کر رہے ہیں۔ جب میں انگلستان میں پڑھا کرتا تھا اس وقت انگلستان میں چند ایک احمدی پائے جاتے تھے ان میں سے بعض فوت ہو چکے ہیں۔ ان میں سے اکثر ایسے تھے جن کی عقل کو اسلام نے اپیل کی۔

یعنی اسلام کے دلائل اور براہین کے وہ قائل ہوئے اور اپنے مذہب یا لا مذہبیت کو انہوں نے چھوڑا اور اسلام کو انہوں نے قبول کیا لیکن اس عقلی ایمان کے علاوہ انکے دلوں میں اسلام کی محبت (بشاشتِ ایمانی جسے کہا جاتا ہے) وہ نہیں پائی جاتی تھی۔ عقلاً وہ تسلیم کرتے تھے کہ اسلام ایک سچا مذہب ہے کیونکہ اسکے دلائل اس قدر مضبوط ہیں کہ اسکے دلائل کا مقابلہ کوئی دوسرا مذہب نہیں کر سکتا لیکن حُسن اور احسان کے جلوے جو ایک سچے مسلمان کو اسلام میں نظر آتے ہیں وہ ان پر ابھی جلوہ گر نہیں ہوئے تھے۔

اس دفعہ جو مَیں وہاں گیا ہوں تو مَیں نے وہاں کی جماعتوں میں یہ حالت نہیں پائی۔

## ہر جگہ مَیں نے یہ محسوس کیا

کہ اسلام کے دلائل نے ان کی عقلوں کو گھائل کیا۔ اسلام کے حسن نے انکی بصیرت اور بصارت کو خیرہ کیا اور انکے دلوں میں اسقدر محبت اپنی پیدا کر دی ہے کہ اس سے زیادہ محبت تصوّر میں بھی نہیں آ سکتی اور یہ احساس انکے دلوں میں پایا جاتا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات دنیا کیلئے ایک محسنِ اعظم کی حیثیت رکھتی ہے اسلام کے حسن اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے احسان کے وہ شکار ہیں اور اسکے نتیجہ میں آج وہ اتنی قربانی دینے والے ہیں کہ (مَیں بعض مثالیں بیان کروں گا) اسکی وجہ سے تم میں سے بعض کو شرم آ جاسے۔ اتنی دُور بیٹھے ہوئے کہ مرکز میں آنا جانا ان کے لئے قریباً ناممکن ہے۔ کبھی ساری عمر میں ایک دفعہ آ جائیں مرکز میں تو اپنے آپ کو خوش قسمت سمجھیں لیکن اللہ تعالیٰ نے آسمانوں سے فرشتوں کو نازل کر کے انکے دلوں میں اسقدر اور کچھ اس قسم کی تبدیلی پیدا کر دی ہے کہ ... یہ لوگ صحابہ رضوان اللہ علیہم کے نقشِ قدم پر چلنے والے ہمیں نظر آتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کیلئے انکے دلوں میں محبت کا بڑا مقام ہے اور ہونا بھی چاہیئے کیونکہ آپ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے فرزندِ جلیل کی حیثیت میں مبعوث ہوئے اسلئے انکے دل میں محبت کا شدید جذبہ پایا جاتا ہے۔ مَیں ایک رات کھانے اور نمازوں سے فارغ ہونے کے بعد ہمبرگ کی مسجد میں بیٹھ گیا۔ دو چار وہاں ہمارے پاکستانی احمدی تھے اور میرا خیال ہے کہ سات آٹھ وہاں کے جرمن احمدی مرد بیٹھے ہوئے تھے (جرمن احمدی بہنیں بھی تھیں لیکن وہ ہماری مستورات کے پاس بیٹھی تھیں) گویا مسجد میں قریباً دس بارہ کچھ پاکستانی اور زیادہ تر جرمن احمدی بیٹھے ہوئے تھے۔ مجھے خیال آیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کی ایک آیت ۱۸۶۸ء میں الہام کی یعنی

"اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ"

اور اسی وقت آپؑ نے ایک انگوٹھی بنائی تھی جس میں پتھر کا نگینہ ہے اور جس پر یہی الہام کندہ ہے (اپنا ہاتھ اونچا کر کے حضورؒ نے فرمایا کہ یہ وہ انگوٹھی ہے) یہ بڑی برکت والی چیز ہے الہام بھی بڑا برکت والا ہے۔ ہمارے پاکستانی احمدی تو اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ والی انگوٹھیاں کثرت سے پہنتے ہیں۔ مجھے خیال آیا کہ اس کی برکتوں کا مَیں ان کے سامنے بھی ذکر کر دوں تا کہ ان کے ایمانوں میں تازگی پیدا ہو۔ اس انگوٹھی کا نگینہ کچھ ہلتا ہے اس لئے مَیں اس کے اوپر کپڑا لپیٹے رکھتا ہوں تا کہ اس کی حفاظت رہے۔ مَیں نے قینچی منگوائی۔

اس کپڑے کو اتارا اور مَیں نے ان کو بتایا کہ اس پتھر پر یہ الہام کندہ ہے۔ پھر تذکرہ منگوایا اور اس میں سے وہ الہام ان کو دکھایا کہ اس سنہ میں یہ الہام ہوا تھا۔ اس سال یہ انگوٹھی بنائی گئی تھی جو بڑی برکت والی ہے ہم اس سے برکتیں حاصل کرتے ہیں تم بھی اس سے برکت حاصل کرو اور مَیں نے وہ انگوٹھی اتاری۔ انکو کہا کہ ہر ایک اس کو بوسہ دے۔ خیر انہوں نے جو پیار کیا وہ تو میرے کہنے سے کیا جو کپڑا کئی ماہ اس انگوٹھی پہ رہا تھا اور جو اسکی برکت سے بابرکت بن چکا تھا۔ کپڑے کا وہ چھوٹا سا ٹکڑا مَیں نے ہاتھ میں پکڑا ہوا تھا میرے سامنے پاکستانی احمدی بھی بیٹھے ہوئے تھے اور جرمن احمدی بھی بیٹھے ہوئے تھے میرے دل میں شدید خواہش پیدا ہوا کہ کوئی جرمن اس کپڑے کو بطور تبرک مجھ سے مانگے۔ مجھے خطرہ تھا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ کوئی پاکستانی پہل کر جائے اور یہ لوگ اس سے محروم رہ جائیں۔ میرے دل میں یہ خواہش تو تھی لیکن مَیں اس کا اظہار نہیں کر سکتا تھا کیونکہ مَیں چاہتا تھا کہ کسی جرمن احمدی کے دل میں خود یہ جذبہ، شوق اور محبت پیدا ہو اور وہ اسے حاصل کرے۔

پہلا ہاتھ جو آگے بڑھا کہ مَیں لینا چاہتا ہوں وہ ایک جرمن احمدی کا تھا۔ میرا دل خوشی سے بھر گیا یہ دیکھ کر کہ محبتِ کامل دل میں موجزن ہے جس نے فوراً اس کے ہاتھ کو کہا ہے کہ آگے بڑھو۔

پھر ایک پاکستانی نے اسے کہا کہ اس کا آدھا مجھے دیدو اسنے کہا مَیں نے بالکل نہیں دینا۔ اگر تم نے لینا ہی ہے تو ایک دھاگا نکلا ہوا تھا وہ اسنے نکالا اور کہا کہ یہ لے لو۔

کھانے پہ باتوں باتوں میں مَیں نے دوستوں کو بتایا کہ

## میری تاریخ پیدائش

۱۶؍ نومبر ۱۹۰۹ء ہے اس پر ایک بوڑھا جرمن جو کھانے میں شریک تھا اور میرا خیال تھا وہ احمدی ہے (لیکن وہ ابھی احمدی نہیں ہوا صرف تعلق رکھتا ہے) وہ اپنی کرسی سے کھڑا ہوا اور جیب میں سے اپنا آئیڈنٹیٹی کارڈ نکال کے اسنے میرے سامنے رکھ دیا۔ اسکی تاریخ پیدائش بھی ۱۶؍ نومبر (۱۸۸۶ء) تھی۔ سن مختلف تھا لیکن ۱۶۔ نومبر کی تاریخ پیدائش ہماری دونوں کی ایک ہی تھی۔ کھانے کے بعد جب ہم بیٹھے تو مجھے خیال آیا کہ تاریخ پیدائش سے انسان کا ایک لگاؤ ہوتا ہے۔ ان ملکوں میں تو خاص طور پر زیادہ لگاؤ ہے۔ ہمارے ہاں تو یہ رسمیں نہیں ہیں لیکن ان ملکوں میں برتھ ڈے پارٹیز کی جاتی ہیں۔ برتھ ڈے کو وہ لوگ یاد رکھتے ہیں اور انہیں ایک گونہ تعلق اس خاص دن سے ہوتا ہے۔ اگر مَیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ان تاریخوں کے الہام ان کو نکال کے دوں تو ان کی برتھ ڈے اور وہ الہام بریکٹ ہو جائیں گے اس طرح کم از کم

## ایک الہام یہ یاد رکھیں گے

کہ اس تاریخ کو یہ الہام ہوا۔ مَیں نے تذکرہ منگوایا کہ (۱۶؍ نومبر ۱۸۸۶ء کا جہاں تک مجھے یاد ہے کوئی الہام نہیں ملا) اس میں سے نومبر ۱۸۸۶ء کا ایک الہام نکال کر لکھا اور اس کا جرمن ترجمہ کروایا اور اس بوڑھے کو دیدیا۔ بعد میں مجھے پتہ چلا کہ وہ احمدی نہیں ہے لیکن اسنے بڑی محبت اور پیار سے وہ مجھ سے لیا اور تہ کر کے اپنے بٹوے میں رکھا۔ اسکے بعد تو پھر سارے میرے پیچھے پڑ گئے اور جتنے وہاں کے جرمن احمدی تھے کہنے لگے کہ ہمیں بھی الہام نکال کے دیں۔ مَیں بھی یہی چاہتا تھا۔ ہر ایک کے لئے اسکی تاریخ اور سنہ کا الہام تو نہ مل سکا (سوائے ایک کے جس کی تاریخ کا الہام غالباً مل گیا تھا) کیونکہ ان میں سے اکثر وہ تھے جن کی پیدائش ۱۹۰۸ء کے بعد ہوئی۔ سال تو بہرحال نہیں مل سکتا تھا لیکن مہینے اور تاریخیں مل جاتی تھیں۔ وہ الہام مَیں نے ان کو نکال کے اور ترجمہ کروا کے دئے تا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک ایک الہام ان کو یاد رہے اور اس سے انکا تعلق قائم ہو جائے۔ ہر ایک نے پیچھے پڑ کے وہ الہامات مجھ سے نکلوائے اور کافی دیر تک وہاں بیٹھے رہے کیونکہ ترجمہ بھی کروانا تھا اور پھر ٹائپ بھی کرنا تھا ہر ایک نے بڑی محبت سے ان الہامات کو لیا اور سنبھال کے رکھا۔ ایک کی والدہ بھی آئی تھیں اس نے کہا کہ مجھے الہام نکال کے دیا ہے تو میری والدہ کے لئے بھی نکال دیں وہ بڑی خوش ہوگی۔ وہ بڑا ہی مخلص جرمن نوجوان ہے۔ چنانچہ اسکی والدہ کے لئے بھی مَیں نے الہام نکال کے دیا اور اتفاق کی بات ہے کہ وہ بیوہ ہے۔ بچاری جو تنگی کی حالت میں دن گزار رہی تھی اس کے لئے الہام یہ نکلا (اس وقت مجھے الفاظ یاد نہیں) کہ بعد کے جو دن ہیں وہ پہلے دنوں کی نسبت زیادہ خوشحالی کے ہیں، کچھ اس قسم کا ذکر ہے الہام میں۔ ویسے بھی مطلب کے لحاظ سے یہ الہام اسکو خوش کرنے والا تھا۔ برکت کے لحاظ سے تو بہرحال حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہام میں برکت ہے۔

## یہ ان لوگوں کے جذبات ہیں

جو چھوٹی چھوٹی باتوں سے ظاہر ہو رہے تھے۔ اصل میں یہ باتیں چھوٹی نہیں ہیں۔ محبت کا اظہار جس رنگ میں بھی ہو اس کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ نہ چھوٹا کہا جا سکتا ہے۔ دنیادار کی نگاہ میں وہ چھوٹی باتیں ہیں مگر پھوٹ پھوٹ کر ان کے دلوں سے محبت بہتی ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھی۔ یہ تو کُل قربانی کرنے والے ہیں مالی لحاظ سے بھی اور وقت کے لحاظ سے بھی۔ اس وقت زیادہ تر دو ہی قربانیاں ہیں نا ؟؟؟ جن کا جماعت یا ہمارا اللہ مطالبہ کرتا ہے۔ ایک مالی کی قربانی ایک وقت کی قربانی۔ وقت کی قربانی میں ہی آرام کی قربانی بھی آ جاتی ہے۔ اور ہمارے یہ بھائی دونو قسم کی قربانی دینے والے ہیں۔ وہاں موصی پائے جاتے ہیں اور بشاشت کے ساتھ خود وصیت کا چندہ ادا کرتے ہیں علاوہ دوسرے چندوں کے۔ اس کے علاوہ اپنے طور پر خرچ کرتے ہیں اسلام کی اشاعت پر۔ ان میں بڑی عمر کے بھی ہیں اور نوجوان بھی ہیں۔ اخلاص اور محبت ان میں کوٹ کوٹ کے بھری ہے ان سے مل کے طبیعت میں خوشی پیدا ہوتی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جسکے دل میں ایمان کی بشاشت ایک دفعہ پیدا ہو جائے شیطانی حملوں کا خطرہ اس کے لئے باقی نہیں رہتا۔

یہ بشاشتِ ایمانی اس گروہ کے دلوں میں اسنے پیدا کر دی ہے اپنے فضل سے۔ ڈنمارک میں ایک شخص ہے عبدالسلام میڈسن۔ وہ احمدی ہوا اس نے اسلام کو سیکھا قرآن کریم کے ترجمے جو حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے شائع کروائے ان میں سے ہر ایک کو لے کر اسنے بڑے غور سے پڑھا پھر ڈینش زبان میں اسنے قرآن کریم کا ترجمہ کیا ان تراجم کی روشنی میں اور وہ بڑا مقبول ہوا۔ ایک کمپنی نے اس سے معاہدہ کیا اور دس ہزار شائع کیا۔

جس میں سے غالباً تین چار ہزار چند مہینوں کے اندر فروخت بھی ہو چکا ہے کچھ رقم بطور معاوضہ کے (اس کو رائلٹی کہتے ہیں) اس کمپنی نے اس کو دی۔ وہ ساری کی ساری رقم اشاعت اسلام کے لئے اس نے وقف کر دی۔ ایک پیسہ نہیں لیا۔ وہ دونوں میاں بیوی سکول میں کام کرتے ہیں ہر ایک کی قریباً ہزار ہزار روپیہ تنخواہ ہے اور ٹیکس لگ جاتا ہے ان پر قریباً ایک ہزار۔ تو ایک ہزار بچتا ہے ہر دو کی تنخواہ سے۔ اب جس شخص کی ایک ہزار روپیہ ماہوار آمد ہے۔ اور اسے ٹیلی فون کا دو ہزار کا بل آجائے تو اس سے پتہ چلتا ہے کہ کس قدر اسلام کا درد رکھتا ہے وہ شخص۔ اگر کوئی شخص اس کو خط لکھے۔ اسلام پر اعتراض کرے یا اسلام کے متعلق کوئی بات پوچھے اور اس کے خط میں ٹیلی فون نمبر ہے تو وہ ٹیلی فون اُٹھا کے اس کو ٹیلی فون کرتا ہے۔ وہاں ٹیلی فون کا انتظام کچھ مختلف ہے۔ جتنی دیر مرضی ہو کوئی بات کرتا ہے۔ یہ نہیں کہ تین منٹ کے بعد کہیں کہ تمہارا وقت ختم ہو گیا۔ صرف بل آجائے گا ایک گھنٹہ بھی کوئی بات کرے ایک گھنٹہ کا بل دے دیں گے وہ۔ ویسے سستا بھی ہے۔ کافی سستا ہے۔ ہم ہیمبرگ سے لنڈن فون کرتے تھے تو پتہ چلا کہ اس کے اوپر پانچ چھ روپے خرچ ہوتے ہیں۔ تو کوئی اعتراض کرے تو یہ شخص ٹیلی فون کے اوپر تبلیغ شروع کر دیتا ہے اعتراض دُور کرتا ہے مسئلے اس کو بتانے لگتا ہے

## ایک مہینہ میں دو ہزار روپے کا بل

اس شخص کے نام آگیا جس کی ایک ہزار روپیہ آمد تھی۔

تو بے دریغ اور بے دھڑک اسلام کی اشاعت پر اپنے اموال خرچ کرنے والے ہیں یہ دوست۔

جب امام کمال یوسف صاحب کو اس کا پتہ چلا تو انہوں نے کہا کہ یہ تمہارا ذاتی خرچ تو ہے نہیں۔ انہوں نے سوچا کہ ایک مہینہ میں دو مہینے کی آمد کے برابر بل وہ کیسے ادا کرے گا۔ تم کو اشاعت قرآن سے جو آمد آرہی ہے وہ ہمارے پاس جمع ہو رہی ہے میں اس میں سے یہ بل ادا کر دوں گا۔ سو دو سو کا بل ہو تو وہ خود ہی ادا کر دیتا ہے۔ ایک ماہ میں دو ہزار روپے کے بل کا مطلب ہے کہ دو ہزار روپیہ کا بل جتنا وقت خرچ کرنے پر آتا ہے اتنا وقت بھی تو اس نے خرچ کیا ہے نا۔ میرا اندازہ ہے کہ کئی گھنٹے روزانہ اوسط بنے گی۔ پس بڑی ہی قربانی ہے اس شخص کی جو پورے چندے بھی دیتا ہے اور دین کے کاموں پر بہت سا وقت بھی خرچ کرتا ہے اور اس کے علاوہ گھنٹوں ٹیلیفون پر تبلیغ اسلام کرتا ہے اور ٹیلی فون کا بل بھی اپنی گرہ سے دیتا ہے۔ یہ دوست بڑی غیرت رکھنے والے ہیں اسلام کے لئے۔ بڑی قربانیاں کرنے والے ہیں اسلام کے لئے۔ بڑی محبت رکھنے والے ہیں اللہ سے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے اور آپ کے خلفاء سے۔ اور اللہ تعالیٰ کی محبت پانے والے بھی ہیں کیونکہ جو خدا کی راہ میں دیتا ہے وہ خدا سے اس سے زیادہ حاصل بھی کرتا ہے۔ ورنہ بشاشت قائم نہیں رہ سکتی جب تک اللہ تعالیٰ کے پیار کا سلوک اس کا ایک بندہ اس دنیا میں نہیں دیکھتا۔ بشاشت ایمانی نہ پیدا ہوتی ہے نہ قائم رہتی ہے۔

## اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو ضائع نہیں کرتا

وہ ان سے اس دنیا میں ہی اپنی محبت کا اظہار کرتا ہے۔ ادھار رکھنا نہیں چاہتا وہ غیر محدود جلووں کا مالک ہے۔ بے شمار رنگ ہیں۔ ہمارے تصور میں بھی وہ رنگ نہیں آتے۔ جس رنگ میں اللہ تعالیٰ اپنی محبت کا اظہار کرتا ہے۔ یہ لوگ اپنے رب سے اس محبت کو پاتے ہیں اور جو ایثار اور قربانی اور فدائیت کے نمونے یہ دکھاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ پہلے سے بڑھ کر ان پر انعام کرتا ہے اور رحمتیں نازل کرتا ہے۔ سو اس طرح یہ ایک چکر ہے جو چلا ہوا ہے۔ یہ چکر جیسے یہاں چلا ہوا ہے۔ وہاں بھی چل پڑا ہے اور درجنوں ایسے آدمی ہیں مرد بھی اور عورتیں بھی جنہوں نے خدا کی راہ میں فدائیت اور ایثار کا نمونہ دکھایا اور اللہ تعالیٰ نے انتہائی محبت اور پیار کا سلوک ان سے کیا۔ اور ان کے سینوں کو اپنے نور سے اور اپنی محبت سے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے فرزند جلیل کی محبت سے بھر دیا۔ اور یہ ایک نمونہ بن گئے ہیں۔ اس دنیا کے لئے۔ میں تو ان سے کہتا تھا کہ تمہیں دیکھ کے کچھ امید بندھتی ہے۔ ورنہ جن قوموں سے تم نکلے ہو۔ اگر ان کے کردار اور گندی زیست پر نگاہ کریں۔ تو وہ اس قابل ہیں کہ ہلاک کر دیئے جائیں۔ لیکن جس قوم سے تمہارے جیسے خدا کے پیارے پیدا ہو سکتے ہیں۔ اس قوم میں سے جہاں بارہ نہیں بارہ لاکھ بھی نکل سکتے ہیں۔ اس لئے ہمیں امید بندھتی ہے کہ شاید تمہاری قومیں بچ جائیں۔ اللہ تعالیٰ کے قہر سے اور قہر کی بجائے رحمت اور پیار کے جلوے جو ہیں۔ وہ ان کو ملاحظہ کریں۔

دیکھو میں ہوں ایک ذرہ ناچیز

## مجھ سے اگر کوئی احمدی پیار کرتا ہے

تو صرف اس لئے کہ اس کے دل میں اللہ تعالیٰ کا پیار ہے۔ اس کے دل میں آنحضرت صلعم کا پیار ہے۔ اس کے دل میں مسیح موعودؑ کا پیار ہے۔ وہ یہ دیکھتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے اس شخص کو ایک مقام پر فائز کیا ہے۔ اور اس کے وعدے ہیں کہ وہ اس کے ساتھ ہے۔ اس لئے اور صرف اس لئے وہ مجھ سے پیار کرتا ہے۔ ورنہ مجھ میں ذاتی کوئی خوبی نہیں اور اس قسم کا پیار میں نے وہاں دیکھا کہ دل چاہتا تھا کہ جسم کا ذرہ ذرہ اپنے رب پر قربان ہو جائے۔ اور ان بھائیوں پر بھی جن کے دل کو اللہ تعالیٰ نے اس طرح سراپا محبت بنا دیا۔ کوپن ہیگن کی مسجد کے افتتاح کے موقعہ پر ہمارا یہ غیور اور محبت کرنے والا بھائی میڈسن میری حفاظت اور پہرے کا بھی خیال رکھتا رہا۔ پھر افتتاح کے موقع پر کم و بیش تین منٹ اس نے بولنا تھا۔ ایک ایک لفظ اس کے گلے میں اٹکتا اس قسم کا جذباتی وہ ہو گیا تھا۔ حالانکہ سکنڈے نیویا کے لوگ اپنے جذبات کا لوگوں کے سامنے اظہار اتنا بُرا سمجھتے ہیں کہ آپ اس کا اندازہ نہیں لگا سکتے۔ ایک دفعہ ہمارا ایک آنریری مبلغ وہاں آیا ہوا تھا۔ اس کو اطلاع ملی کہ اس کا باپ فوت ہو گیا ہے۔ لیکن امام کمال کو پتہ بھی نہیں لگا۔ نہ اس کی زبان نے ظاہر کیا۔ نہ اس کے چہرے نے ظاہر کیا۔ نہ اس کی طرف سے یہ ظاہر ہوا۔ کہ اس کو کوئی تکلیف پہنچی ہے اس قدر ضبط ہے ان کو اپنے نفسوں پر۔ اس کے باوجود پانچ چھ دن جو ٹھہرے، معلوم نہیں کتنی دفعہ آبدیدہ ہوئے۔ جذباتی ہو گئے وہ دوست۔

## ایک ہمارے بہت ہی مخلص آنریری مبلغ ناروے کے ہیں۔

ان کا نام ہے نور احمد۔ اس نے اپنی بیوی کو تبلیغ کر کے احمدی کیا۔ وہ اس کا نام رکھوانا چاہتے تھے کیونکہ اسے احمدیت قبول کئے ابھی تھوڑا ہی عرصہ ہوا تھا۔ انہوں نے کہا کہ ہم اکیلا ملنا چاہتے ہیں۔ ان کی بیوی اور ایک چھوٹی بچی ہے دو اڑھائی سال کی بڑی پیاری۔ سب ملنا چاہتے ہیں۔ میں نے ان کو وقت دے دیا۔ اتفاقاً ان کی بیوی تو بیمار ہو گئی تو وہ خود اکیلے آئے۔ میرے سامنے جب آکر بیٹھے تو میں دیکھا کہ وہ کانپ رہے ہیں اور خاموش ہیں بات کرتے ہیں تو ایک فقرہ بھی ان کے منہ سے پورا نہیں نکل سکتا۔ اس قدر جذباتی ہو گئے تھے۔ میں نے ان سے ادھر ادھر کی باتیں شروع کر دیں۔ پانچ سات منٹ تک میں باتیں کرتا رہا۔ ان کے حالات وغیرہ کے متعلق جب باتوں سے میں نے اندازہ لگایا کہ اب یہ شخص اپنے نفس پر قابو پا چکا ہے اور جذبات بے قابو نہیں رہے تو میں نے ان سے پوچھا کہ کیا کام ہے تو کہنے لگے کہ میں نے اپنی بیوی کا نام رکھوانا ہے اور بچی کا بیوی کا نام میں نے "محمودہ" رکھا اور بچی کا نام رکھا "نصرت جہاں" کیونکہ نصرت جہاں ہمیں مسجد بھی ملی۔ اور یہ ایک بچی بھی اللہ تعالیٰ نے دی۔ بچی کا نام نصرت جہاں سن کر تو اس کی باچھیں کھل گئیں میرا خیال ہے کہ اس کی اپنی خواہش یہ تھی کہ یہی نام رکھا جائے لیکن اس نے اپنی خواہش کا اظہار نہیں کیا تھا۔

خیر نام رکھا گیا۔ اس کے بعد میں نے دیکھا کہ اس کا جسم پھر کانپنا شروع ہو گیا اور اس کے ہونٹ پھر پھڑانے لگے۔ اور بڑی مشکل سے اس نے یہ فقرہ ادا کیا کہ "دل میں جو جذبات ہیں وہ زبان پر نہیں آسکتے" یہ کہہ کر وہ کھڑا ہو گیا۔

ہیں نے اسے گلے سے لگا لیا۔ اس نے السلام علیکم کہا اور چلا گیا

## آنکھیں اس کی آنسوؤں سے بھری ہوئی تھیں

بات ہی نہیں کر سکتا تھا۔ اس قسم کا جذباتی ہو رہا تھا وہ اور تھا وہ اس قوم میں سے کہ اگر اس کا باپ بھی مر جاتا تو وہ نہ بتاتا کہ اس کا باپ مر گیا ہے۔ اور نہ چہرے پر غم کے آثار ظاہر ہوتے لیکن اب ان کے دل اللہ تعالیٰ نے بدل دیتے ہیں۔ اب وہ ایسی قوم بن گئے ہیں کہ اپنے اخلاص اور تقویٰ اور اس فضل کی وجہ سے اور اس رحمت کی وجہ سے جو اللہ تعالیٰ ان پر نازل کر رہا ہے۔ اس پیار کی وجہ سے جس کے وہ نمونے دیکھتے ہیں۔ یہاں کے مخلص بزرگوں کے پہلو بہ پہلو کھڑے ہیں۔ اب ان کی حیثیت ایک شاگرد کی نہیں رہی وہ شاگرد کی حیثیت سے آگے بڑھ گئے ہیں۔ اور جس طرح یہاں کے مخلصین دنیا کے استاد ہیں۔ اور استاد ثابت ہو رہے ہیں۔ اسی طرح وہ بھی دنیا کے استاد ثابت ہوتے ہیں اور اگر ہم نے سستی سے کام لیا اور وہ قربانیاں دیں جو ہمیں دینی چاہئیں ایسے احمدی کی حیثیت جن کا مرکز کے ساتھ تعلق ہے۔ اور جو پاکستان میں رہنے والے ہیں نیز اگر ہم نے اپنی نسلوں کی اعلیٰ تربیت نہ کی تو پھر اللہ تعالیٰ تحریک غلبۂ اسلام کا مرکز ایسی قوم میں منتقل کر دے گا جو اس کی راہ میں سب سے زیادہ قربانی دینے والی ہو گی۔ بیشک ہمیں ایک عظیم بشارت دی گئی ہے مگر یہ بشارت ہم پہ

## ایک عظیم ذمہ واری

بھی عائد کرتی ہے جس کی طرف ہر وقت متوجہ رہنا ازبس ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ کی کسی سے رشتہ داری نہیں ہے اس لئے اس عظیم ذمہ داری کے پیش نظر ہمیں ہر وقت ڈرتے ڈرتے زندگی کے دن گزارنے چاہئیں۔ کہ ہماری غفلت اور کوتاہی کے نتیجہ میں کہیں اللہ تعالیٰ سلسلہ کے مرکز کو ہم سے چھین کر یا ہماری نسلوں سے چھین کر کسی اور کے سپرد نہ کر دے بوجہ اس کے کہ وہ ہماری یا ہماری نسلوں کی نسبت زیادہ قربانیاں دینے والے اور اللہ سے زیادہ محبت کرنے والے اللہ کی راہ میں فدائیت اور ایثار کے بہتر نمونہ دکھانے والے بن جائیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں بھی توفیق دے بہتر سے بہتر خدمت دین اسلام کی۔ لیکن اللہ تعالیٰ ہم میں کوئی خامی اور نقص اور کمزوری پیدا نہ ہونے دے ہمیں دعائیں بھی کرنی چاہئیں اور کوشش بھی کرنی چاہیئے کہ اس کی توفیق سے ہم ہمیشہ اپنی ذمہ داریوں کو احسن طور پر نبھاتے رہیں۔

اس وقت انسانیت، جس دور میں سے گزر رہی ہے۔ وہ انسانیت کے لئے بڑا ہی نازک دور ہے۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ جب میں موجودہ انسان کے حالات پر غور کرتا ہوں۔ تو بے اچین چھن جاتا ہے۔ اور مجھے بڑی پریشانی لاحق ہو جاتی ہے۔ کیونکہ اس دور میں اگر کسی انسان پر باقی سب انسانوں کو ہلاکت اور تباہی سے بچانے کی ذمہ داری پڑتی ہے۔ تو وہ ہم ہیں۔ اگر ہم اپنی ذمہ داری کو پوری طرح ادا نہ کریں تو ایک طرف اللہ تعالیٰ کی ناراضگی مول لینے والے ہوں گے اور دوسری طرف ہم ذمہ دار بن جائیں گے۔ ان قوموں کی ہلاکت کے۔ کیونکہ جو ان سے تعلق رکھنے والی ہماری ذمہ داریاں تھیں وہ ہم نے پوری نہیں کیں حقیقت یہ ہے (اور اگر ضرورت محسوس ہوئی تو میں اس حقیقت کو دہراتا چلا جاؤں گا۔ جب تک کہ میں اپنے مقصد کو حاصل نہ کر لوں یا اس دنیا سے گزر نہ جاؤں) کہ ہر احمدی کو دنیا کا رہبر اور قائد اور استاد بننے کی اپنے اندر اہلیت پیدا کرنی پڑے گی۔ اور پیدا کرنی چاہیئے۔ کیونکہ آج بھی دنیا کو ان سے کہیں زیادہ تعداد میں استادوں اور مبلغین کی ضرورت ہے۔ جو آج ہمارے پاس ہیں لیکن

## وہ زمانہ آنے والا ہے

کہ جب اس ضرورت کی ہماری موجودہ اہلیت کے ساتھ کوئی نسبت ہی نہ ہو گی۔ بلکہ دنیا لاکھوں آدمی مانگے گی دنیا جماعت احمدیہ سے یہ کہے گی کہ ہم سیکھنے کیلئے تیار ہیں تم ہمیں آکر سکھاتے کیوں نہیں؟ کیا جواب ہو گا آپ کے پاس۔ اگر آپ ان کے مطالبات کو پورا کرنے کیلئے تیار نہیں ہوں گے؟ میں نے غور بھی کیا۔ میں نے دعائیں بھی کیں اس کے متعلق اور اللہ تعالیٰ نے بڑے زور سے میرے دل میں ڈالا ہے کہ اگلے بیس تیس سال دنیا پر۔ انسانیت پر اور جماعت پر بڑے نازک ہیں۔ ایک نہایت ہی خطرناک عالمگیر تباہی کی خبر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے الہاماً دی ہے۔ جس کے متعلق یہ بتایا گیا ہے۔ کہ اگر وہ تباہی دنیا پر آگئی تو دنیا میں ہلاکت کے بعد علاقہ ایسا ہو گا کہ جہاں سے زندگی ختم ہو جائے گی۔ پہلی دو عالمگیر جنگوں میں نہ ایسا ہوا نہ ایسا ہونا ممکن تھا۔ کچھ آدمی مارے گئے۔ کچھ پرندے بھی مارے گئے ہوں گے۔ کچھ چرندے بھی مارے گئے ہوں گے۔ کچھ کیڑے مکوڑے بھی مارے گئے ہوں گے۔ لیکن کوئی ایک علاقہ ایسا نہیں تھا۔ جہاں سے زندگی ختم ہو گئی ہو (سوائے دو استثناء کے جو جاپان پر دو ایٹم بم گرائے گئے ہیں)

لیکن

## لیکن تیسری عالمگیر تباہی کے متعلق یہ پیشگوئی

واضح الفاظ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب میں موجود ہے کہ ایسے علاقے ہوں گے کہ جن میں زندگی کا خاتمہ ہو جائے گا۔ پھر یہ بھی پیشگوئی ہے۔ کہ اس عظیم ہلاکت کے بعد (اگر اس ہلاکت سے قبل یہ اقوام اسلام کی طرف اور اپنے پیدا کرنے والے اللہ کی طرف نہ آگئیں) اسلام بڑی کثرت سے دنیا میں پھیل جائے گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو یہ نظارہ دکھایا گیا۔ آپ نے دیکھا کہ روس میں اس قدر احمدی ہیں۔ جس قدر کہ ریت کے ذرے ہوتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ ریت کے ذروں کی طرح میں نے وہاں احمدیوں کو دیکھا ہے۔

میں نے اپنے سفر میں یورپ والوں کو کہا۔ کہ جہاں تک روس کا تعلق ہے پیشگوئی بڑی واضح ہے لیکن یورپ کی طاقت کے تباہ ہونے اور ان اقوام کے کثرت سے بچ جانے کے متعلق کوئی واضح الہام میرے علم میں نہیں ہے۔ اور اسلئے مجھے تمہارے متعلق زیادہ فکر ہے اسلئے ہوشیار ہو جاؤ اور اپنے بچاؤ کی فکر کرو۔ تمہیں سوائے اللہ کے آج اور کوئی بچا نہیں سکتا۔ اپنے پیدا کرنے والے کی طرف رجوع کرو تاکہ تمہیں بچایا جائے۔

اگر آج وہ میری نصیحت کو مانیں اور اپنے پیدا کرنے والے کی طرف رجوع کریں تو کل وہ ہم سے مطالبہ کریں گے کہ ہمیں دس ہزار یا شاید اس سے بھی زیادہ مبلغ اور استاد چاہئیں جو ہمیں دین اسلام سکھائیں تو میں انہیں کیا جواب دوں گا؟ کیا میں یہ کہوں گا کہ میں نے تمہیں اس ابدی صداقت کی طرف بلایا تو تھا لیکن تمہارے دلوں میں صداقت کو قائم کرنے کے لئے میرے پاس کوئی انسان نہیں ہے۔ اسی لئے میں پریشان رہتا ہوں اور اسی لئے میں چاہتا ہوں۔ کہ ہر احمدی مرد اور احمدی عورت

## دنیا کا رہبر بننے کی اہلیت

پیدا کرلے تاکہ جب انہیں یہ کہہ کر پکارے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اپنی طرف بلایا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دنیا کو پکار کے کہا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع ہو جاؤ۔ ورنہ ہلاک ہو جاؤ گے

ہم اس جھنڈے تلے جمع تو ہو رہے ہیں۔ لیکن اس جھنڈے کا سایہ جو اسلام سیکھنے اور اس پر عمل کرنے سے ہی ہمیں حاصل ہو سکتا تھا ٹھنڈا رحمت کا سایہ؟ وہ ہم پر نہیں پڑا۔ معلم اور استاد بھیجو تا وہ ہمیں دینِ اسلام سکھائیں اور تا وہ ان باتوں کو واضح کریں۔ وہ تعلیم وہ ہدایتیں ہمیں دیں جو خدا تعالےٰ کا قرب حاصل کرنے کے لئے ضروری ہیں۔ اور اس کے جواب میں میں یا کوئی اور جو میرے بعد آنے والا ہے۔ وہ یہ کہے کہ میرے پاس تو آدمی نہیں میں تمہاری مدد کیسے کروں؟ کیا خلیفۂ وقت کا یہ جواب جو آپ کی طرف سے دیا جائے۔ ہمارے خدا کو پیارا ہو سکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔

پس

## اپنی ذمہ داریوں کو سمجھنے کی کوشش کریں

اپنے بچوں کے ذہنوں میں، ان کے دلوں میں یہ چیز گاڑ دو کہ ہر چیز کو قربان کر کے بھی دینِ اسلام سیکھنے۔ انوارِ قرآن حاصل کرنے کی طرف توجہ دو۔ نہ پیسوں نے دنیا کمانے سے آپ کو روکا نہ میں روکتا ہوں۔ دنیا کمائیں دین کی مضبوطی کے لئے۔ دنیا کے عیش کے لئے نہیں اور دنیا کماتے ہوئے بھی اتنا دین سیکھ لیں کہ جب اللہ تعالےٰ اور اس کے بندے کی آواز آپ کے کان میں پہنچے کہ اعلائے کلمۂ اسلام کے لئے اور دینِ اسلام کو دنیا میں قائم کرنے کے لئے اور ان اقوام کو جو اسلام کی طرف جھک رہی ہیں اور رجوع کر رہی ہیں۔ ان کو

## اسلام کی تعلیم

سکھانے کے لئے آدمی چاہئیں۔ تو آپ میں سے ہر ایک اس قابل ہو کہ انہیں اسلام سکھا سکے۔ اور اس بات کا عزم اپنے دل میں رکھتا ہو کہ وہ دنیا کے ہر کام کو چھوڑ دے گا۔ اور اسلام کے سکھانے کے لئے جہاں ضرورت ہوگی چلا جائے گا تو یہ تڑپ ہے جو میرے دل میں ہے۔ یہ پریشانی ہے جو لاحق ہے جو بعض دفعہ میری نیند کو بھی حرام کر دیتی ہے۔ میں ہمیشہ دعائیں کرتا رہتا ہوں۔ آپ کے لئے بھی اور اپنے لئے بھی اور ساری دنیا کے لئے بھی۔ اور میں اپنے رب سے کہتا ہوں کہ اے میرے پیارے رب! تو نے آج تک ہمیشہ پیار کی نگاہ مجھ پر رکھی ہے۔ آئندہ بھی ہمیشہ پیار ہی کی نگاہ رکھنا اور مجھے یہ توفیق دینا کہ جماعت کی رہبری اور قیادت کے لئے جو ذمہ داری مجھ پر عائد ہوتی ہے وہ میں اچھی طرح نبھا سکوں۔ تاکہ یہ تیری پیاری جماعت اور میری پیاری جماعت تیرے سامنے شرمندہ نہ ہو خدا کرے کہ ایسا ہی ہو۔

---

# بیادِ رفتگاں

## چند بزرگوں کی وفات سے متاثر ہو کر

وہ بھی تھے جو لوگ آخر تک گئے
کٹ گئی جن کی شجر کاری میں عمر
جن کے دم سے گرمیٔ بازار تھی
تھے کبھی کچھ رہروانِ تیز گام
آنکھ سے ناہیدؔ خوں ٹپکائیں گے

اور ہم دو گام چل کر تھک گئے
چل دیئے وہ آہ جب پھل پک گئے
جشنِ سوزِ دل کے وہ گاہک گئے
جو شکستہ پائی میری ڈھک گئے
ہائے دل کے پار جو ناوک گئے

عبدالمنان ناہید

---

حقائق و نکات

# ایمان اور اعمال

اسلام کی بنیاد ایمان بالغیب پر ہے ایمان بالغیب کے یہ معنی نہیں ہیں کہ غیب پر محض خیالی ایمان ہو جس کو غیبی حقیقت سے براہ راست کوئی واسطہ نہ ہو۔ حقیقت یہ ہے کہ ہماری زندگی پر جو عوامل اثر انداز ہوتے ہیں۔ وہ کچھ تو ایسے ہیں جن کو ہم حواسِ خمسہ سے محسوس کر سکتے ہیں۔ جن کو مادی عوامل کہا جاتا ہے۔ مثلاً ہماری زندگی قائم رکھنے کے لئے کھانا پینا ضروری ہے۔ اگر ہم کھانا پینا ترک کر دیں۔ تو ایک میعاد کے بعد زندگی ختم ہو جاتی ہے۔ کھانے اور پینے کی اشیاء مادی ہیں۔ اس طرح ہماری زندگی قائم رکھنے کے لئے کچھ مادی عوامل ہیں۔ لیکن قیامِ حیات کے لئے مادی عوامل ہی کافی نہیں۔ بلکہ ایسے عوامل بھی ہیں جن کو ہم حواس سے محسوس نہیں کر سکتے . . . . . . . . . . . جو مادی نہیں ہیں۔ ایسے عوامل کو مابعد الطبیعاتی عوامل بھی کہہ سکتے ہیں۔ قرآن کریم میں غیب کا لفظ ایسی ہستی کے لئے استعمال ہوا ہے۔ جس کو ہم مادی حواس سے محسوس نہیں کر سکتے۔ تاہم یہ لفظ ان تمام عوامل کے لئے بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ جو ہماری زندگی پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ مگر جن کو ہم حواس سے محسوس نہیں کر سکتے۔ مثلاً ہمارے خیالات کوئی مادی وجود نہیں رکھتے۔ مگر وہ مادی زندگی پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ کسی چیز پر یقین یا ایمان بھی غیر مادی عوامل ہیں۔ جن کے بغیر زندگی میں کوئی قدم نہیں اٹھایا جا سکتا۔

اس سے ثابت ہوتا ہے کہ ایمان اور اعمال کا باہمی نہایت اہم تعلق ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالےٰ جہاں ایمان کا ذکر کرتا ہے۔ وہاں اعمالِ صالحہ کا بھی لازماً ذکر آتا ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ نجاتِ اخروی کے لئے ایمان اور اعمالِ صالحہ دونوں میں اتحاد لازمی ہے۔ اگر کوئی انسان یہ دعوے کرتا ہے۔ کہ اس کو اللہ تعالےٰ پر ایمان ہے۔ اور اس کے اعمال سے اس کی تصدیق نہیں ہوتی تو اس کا یہ مطلب ہے کہ اس کو اللہ تعالےٰ پر ایمان بھی نہیں ہے۔ اور اگر ہے بھی تو وہ اتنا کمزور ہے۔ کہ اس کو ایمان کہنا ہی نہیں چاہیئے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ

اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَلَهُمْ اَجْرٌ غَیْرُ مَمْنُوْنٍ۔

یعنی جو لوگ ایمان لاتے ہیں اور اعمالِ صالحہ بجا لاتے ہیں۔ ان کے لئے غیر محدود اجر ہے۔

اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم کے شروع ہی میں بتا دیا ہے کہ ایمان بالغیب ایمان بالرسالت اور ایقان بالمعاد اور اعمالِ صالحہ بجا لانے والے ہی

اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ۔

یعنی یہی لوگ ہیں جو اپنے رب کے نزدیک ہدایت کے وابستہ بر گاہزن ہیں اور یہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔ گویا ایمان اور اعمالِ صالحہ نجات کے لئے لازم و ملزوم ہیں۔

اس طرح اسلام نے ہمیں زندگی کے دونوں جسمانی اور روحانی پہلوؤں میں توازن قائم رکھنے کی تلقین فرمائی ہے۔ جو مذاہب اس صراطِ مستقیم سے ہٹ کر صرف ایمان یا صرف اعمال پر زور دیتے ہیں۔ دراصل وہ ہمیں تباہی کی طرف لے جاتے ہیں۔ بت پرستی یا شرک اور دہریت اس افراط و تفریط سے پیدا ہوتی ہے۔ حقیقی لائحۂ حیات وہی ہے جس کی تعلیم زندہ کتاب القرآن میں موجود ہے۔

---

ہر صاحبِ استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ

- اخبار الفضل -

خود خرید کر پڑھے

قرآنی حقائق

# علم منطق الطیر — کھانے پینے کے متعلق پُر حکمت ہدایات

**علم مَنْطِقَ الطَّیْر:-** قرآن مجید میں حضرت سلیمان علیہ السلام کی زبانی یہ بیان کیا گیا ہے کہ ہمیں منطق الطیر سکھایا گیا ہے اور آپ نے اس کو بڑا فضل قرار دیا ہے پوری آیت اس طرح ہے :-

وَوَرِثَ سُلَیْمٰنُ دَاوٗدَ وَقَالَ یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ عُلِّمْنَا مَنْطِقَ الطَّیْرِ وَاُوْتِیْنَا مِنْ كُلِّ شَیْءٍؕ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْفَضْلُ الْمُبِیْنُ

(نمل)

یعنی سلیمان (علیہ السلام) داؤد (علیہ السلام) کا وارث بنا۔ اور اس نے کہا اے لوگو! ہمیں پرندوں کی زبان سکھائی گئی ہے اور ہر ضروری چیز (یعنی تعلیم) ہم کو دی گئی ہے۔ یہ کھلا کھلا فضل ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ اس کے معنے کرتے ہوئے لکھتے ہیں "طَیرؔ کے معنے آسمانی پرواز کرنے والے لوگوں (یعنی برگزیدہ لوگوں) کے ہوتے ہیں۔ وہی معنے اس جگہ ہیں۔

(تفسیر صغیر ص۴۷۹)

اس کی مختلف تفاسیر بیان کی گئی ہیں اور بہت سے قصے بیان کرکے مخالفین کو اعتراض کا موقعہ دیا گیا ہے۔ ایک تفسیر میں ہے :-

"حضرت سلیمان علیہ السلام پرندجانوروں پر بھی اسی طرح حکومت کرتے تھے جس طرح جن اور انسان پر ان کی حکومت تھی۔"

منطق الطیر کے لفظ پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ منطق الطیر اس علم کا نام ہے جس میں پرندوں کی بناوٹ، صورت اور عادات کے متعلق بحث کی جاتی ہے۔ اور یہ علم علم حیوٰۃ الحیوان کی ایک شاخ ہے۔ اس کو انگریزی میں Zoology کہتے ہیں۔ اس کی تصدیق یہود کی کتب سے بھی ہوتی ہے۔ سلاطین میں ہے :-

"اور خدا نے سلیمان کو حکمت اور سمجھ بہت ہی زیادہ اور دل کی وسعت بھی عنایت کی جیسی سمندر کے کنارے کی ریت ہوتی ہے اور سلیمان کی حکمت سب اہل مشرق کی حکمت اور مصر کی ساری حکمت پر فوقیت رکھتی تھی اس لئے کہ وہ سب آدمیوں سے بلکہ ازراخی، ایتان اور ہیمان اور کلکول اور دردع سے جو بنی محول تھے زیادہ دانشمند تھا۔ اور چوگرد کی قوموں میں اس کی شہرت تھی۔ اور اس نے تین ہزار مثلیں کہیں اور اس کے ایک ہزار پانچ گیت تھے۔ اور اس نے درختوں کا یعنی لبنان کے دیودار سے لے کر زوفا تک کا جو دیواروں پر اُگتا ہے بیان کیا اور چوپایوں اور پرندوں اور رینگنے والے جانداروں اور مچھلیوں کا بھی بیان کیا۔ اور سب قوموں میں سے زمین کے سب بادشاہوں کی طرف سے جنہوں نے اس کی حکمت کی شہرت سُنی تھی۔ لوگ سلیمان کی حکمت کو سننے آتے تھے۔" (۱۔سلاطین ۴ / ۲۹-۳۴)

اس حوالہ سے معلوم ہوا کہ حضرت سلیمان علیہ السلام حکمت جاننے والے بزرگ نبی تھے جنہیں خدا تعالیٰ کی طرف، ان علوم کا خاص طور پر علم دیا گیا تھا۔ جیسا کہ حوالہ سے ظاہر ہے لوگ دُور دُور سے ان کے پاس حکمت کی باتیں سیکھنے آتے تھے۔

## کھانے پینے کے متعلق ہدایات

اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے لئے کامل شریعت نازل کی۔ اور اس میں ہر قسم کے احکام کو بیان کر دیا جن کی تشریح ہمارے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے افعال اور اپنے احکامات کے ذریعہ کر دی۔ ان احکام میں کھانے اور پینے کے متعلق چند ایک احکام ہدیۂ قارئین کئے جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے :-

كُلُوْا مِنْ طَیِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ

یعنی تم ان چیزوں میں سے جو ہم نے تمہیں دی ہیں۔ طیّب چیزیں استعمال کرو۔ ہر چیز اللہ تعالیٰ نے ہی پیدا کی ہے لیکن ہو سکتا ہے اُن میں سے بعض نقصان دِہ ہوں۔ یا بعض اشیاء آپ پسند نہ کرتے ہوں اسی لئے اللہ تعالیٰ نے فرما دیا کہ تم ہماری دی ہوئی چیزوں میں سے طیّب چیزوں کو استعمال کرو۔ ایک اور جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

كُلُوْا مِنْ طَیِّبٰتِ مَا كَسَبْتُمْ

یعنی جو کچھ تم کماتے ہو اُن میں سے بھی صرف طیّب چیزوں کو استعمال کرو۔ ایک اور جگہ كُلُوْا مِنَ الطَّیِّبٰتِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا کے الفاظ ہیں یعنی تم طیّب چیزیں استعمال کرو اور اعمال صالحہ بجا لاؤ۔

کھانے کے لئے بنیادی شرط چیز کا حلال اور طیّب ہونا ہے۔ ہو سکتا ہے ایک چیز حلال ہو لیکن وہ آپ کی طبیعت کو پسند نہ ہو۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے طیّب کے استعمال کا حکم دیا ہے۔

## بِسْمِ اللہ پڑھنا

انسان کے ظاہر کا اثر باطن پر اور باطن کا ظاہر پر اور اسی طرح جسم کا روح اور روح کا جسم پر اثر پڑتا ہے۔ یہی وجہ ہے ہر کام کرتے وقت اللہ تعالیٰ کا نام لینے اور ختم کرتے وقت اس کا شکریہ ادا کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

حضرت علی بن عبداللہ بیان کرتے ہیں کہ مَیں نے عمر بن ابی سلمۃ سے سُنا کہ انہوں نے کہا کہ ابھی مَیں چھوٹا تھا۔ اور حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی گود میں تھا اور میرا ہاتھ تمام دسترخوان میں اِدھر اُدھر حرکت کر رہا تھا اس پر حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا :- اے بچے اللہ تعالیٰ کا نام لے کر کھانا کھا۔ دائیں ہاتھ سے کھا اور اپنے قریب سے کھا۔

صحیح بخاری کی ایک اور روایت میں ہے کہ آپ دائیں کو ترجیح دیتے تھے کھانا کھانے میں، جوتی پہنے میں اور کنگھی کرنے میں۔

## حضرت عمرؓ کی حکیمانہ نصیحت

حضرت عمرؓ نے فرمایا :-

اِیَّاكُمْ وَالْبِطْنَةَ فِی الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ فَاِنَّهٗ مُفْسِدٌ لِّلْجَسَدِ مُكْسِلَةٌ عَنِ الصَّلٰوةِ وَمُوْرِثَةٌ لِّلسَّقَمِ۔

(سیرت حضرت عمرؓ)

یعنی زیادہ کھانے سے بچو کیونکہ زیادہ کھانے کے نتیجہ میں جسم بیمار ہو جاتا ہے نماز میں سُستی پیدا ہوتی ہے اور اس کے نتیجہ میں ہی بیماریاں پیدا ہوتی ہیں۔

حکماء کا قول ہے کہ کھانے، پینے، سونے اور گفتگو میں میانہ روی اختیار کرنی چاہیئے بھوک ابھی تھوڑی سی باقی ہو تو کھانا ترک کر دینا چاہیئے۔ اگر اس طرح کیا جائے تو خدا کے فضل سے صحت اچھی رہتی ہے اور زیادہ کام کی توفیق ملتی ہے اور سُستی وغیرہ سے انسان بچا رہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اس امر کی طرف بھی اشارہ فرمایا ہے :-

كُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا

یعنی تم کھاؤ پیئو لیکن اسراف سے کام نہ لو۔

## کھانا کھانے کے بعد کی دعا

کھانا کھانے کے بعد اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہیئے اور دعا

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ

پڑھنی چاہیئے۔ یعنی ہم اللہ تعالیٰ کی ہی تعریف کرتے ہیں وہی سب تعریفوں کا حقدار ہے جس نے ہمیں کھانا کھلایا اور پانی پینے کو دیا اور اے اللہ تعالیٰ تُو ہمیں کامل مسلمان بننے کی بھی توفیق دے تا ہم حقیقی رنگ میں تیری نعماء کا شکریہ ادا کرنے والے ہوں (۲) کھانا کھانے کے بعد کُلّی اور خلال کرنا صحت کے لئے مفید ہے۔

## پینے کی چیزوں کے متعلق اصولی حکم

کھانے کی طرح پینے کے لئے بھی

اَلْاَیْمَنُ فَالْاَیْمَنُ فِی الشَّرَابِ (بخاری) کا حکم ہے۔

یعنی اس میں بھی دایاں ہاتھ استعمال کرنا چاہیئے۔ اور بایاں ہاتھ استعمال کرنے سے پرہیز کرنا چاہیئے سوائے اس کے کہ مجبوری ہو۔ اس صورت میں بایاں ہاتھ استعمال کرنے میں کوئی قباحت نہیں۔

دوسری بات جو یاد رکھنے کے قابل ہے وہ یہ ہے کہ کوئی چیز پیتے وقت برتن میں سانس نہیں لینا چاہیئے۔

یعنی حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے کوئی چیز پیئے تو برتن میں سانس نہ لے۔

ایک اور حدیث میں ٹیک لگا کر کھانے اور پینے سے منع کیا گیا ہے نیز فرمایا کہ کوئی چیز پیتے وقت تین بار ضرور سانس لینا چاہیئے۔ بخاری میں حضرت انسؓ کے متعلق آتا ہے کہ وہ پیتے وقت منہ باہر نکال کر تین بار سانس لیتے تھے اور یہی حکم مسلمانوں کو ہے دعا ہے اللہ تعالیٰ ہمیں حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے اُسوہ حسنہ پر عمل کرنے کی توفیق دے۔ آمین۔

## منظوری انتخاب صدر، نائب صدر مجلس موصیان جماعت ہائے احمدیہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے مندرجہ ذیل جماعتوں کے صدر اور نائب صدر مجلس موصیان کی منظوری عطا فرمائی ہے۔ احباب یہ امر نوٹ فرمالیں کہ صدر موصیان سیکرٹری وصایا بھی ہوگا۔ لہٰذا مندرجہ ذیل جماعتوں میں اگر قبل ازیں سیکرٹریان وصایا کی منظوری ہوچکی ہے تو انہیں چاہیئے کہ وہ سیکرٹری وصایا کا چارج بھی صدر موصیان کو دے دیں۔

(- ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان -)

| نام جماعت | نام صدر مع وصیت نمبر | نام نائب صدر مع وصیت نمبر |
|---|---|---|
| منگلا ڈیم ضلع جہلم | مرزا نذیر احمد صاحب ۱۶۹۰۷ | × |
| محلہ دارالعلوم ربوہ | حافظ شفیق احمد صاحب ۵۰۴۴ | × |
| چک ۹۱-۸/۱۰۰-R محمود آباد ضلع ملتان | × | فاطمہ بی بی صاحبہ ۱۲۱۹۱ |
| دارالرحمت شرقی ربوہ حلقہ ب | × | عزیزہ خورشید صاحبہ ۱۸۰۴۲ |
| دارالرحمت شرقی حلقہ ج ربوہ | × | مبارکہ قمر صاحبہ ۶۳۲۹ |
| قصور ۔ ضلع لاہور | × | شاہ بیگم صاحبہ ۸۷۱۷ |
| چک ۹۷/گ ب ضلع جھنگ | × | جنت بی بی صاحبہ ۹۱۷۵ |
| دارالرحمت غربی (الف) ربوہ | × | آمنہ بیگم صاحبہ ۶۷۴۹ |
| " غربی (ب) " | × | نذیر فاطمہ صاحبہ ۷۴۰۱ |
| ہڑپہ ضلع منٹگمری | چوہدری عبدالرحیم صاحب جرنیل ۲۷۴۳ | نذیراں بیگم صاحبہ ۱۴۷۲۹ |
| سرگودہا | × | مسعودہ اختر صاحبہ ۱۸۳۲۸ |
| دارالنصر شرقی ربوہ | محمد اسمٰعیل صاحب ۵۲۲۹ | × |
| حلقہ مزنگ لاہور | شیخ عبدالحمید صاحب ۱۸۸ | × |
| چک ۱۶۶ مراد ضلع بہاولنگر | چوہدری اللہ دین صاحب ۹۵۲۴ | × |
| مرسے والا ضلع سیالکوٹ | میاں عبدالرحمٰن صاحب ۱۴۵۵۵ | × |
| کینال پارک لاہور | میاں مجید احمد صاحب ۱۷۶۸ | × |
| گوجرخان ۔ ضلع راولپنڈی | شیخ محمد عبداللہ صاحب ۵۴۸۴ | × |
| بستی احمد پور ڈیرہ غازیخان | مرید احمد خان صاحب ۱۷۸۳۷ | × |
| دارالصدر غربی (ب) ربوہ | قاضی عبدالسلام صاحب بھٹی ۲۲۶۷ | × |
| احمد آباد ۔ ضلع تھرپارکر | چوہدری محمود احمد صاحب ۱۲۰۷ | × |
| سرگودہا چھاؤنی | محمد طفیل صاحب ۱۰۲۰۴ | × |
| کریم نگر ۔ ضلع تھرپارکر | مولوی محمد عبداللہ صاحب ۱۹۱ | × |
| چک ۱۸ ہوڈو ضلع شیخوپورہ | چوہدری عبید اللہ صاحب ۸۵۴۹ | × |
| چک ۱۹ نواں کوٹ ضلع شیخوپورہ | مستری فضل دین صاحب ۱۲۰۱۳ | × |
| چک ۳۲ پ بہو ضلع رحیم یارخان | چوہدری غلام محمد صاحب ۷۳۷۰ | × |
| چک ۱۳/۲ ڈاکخانہ ڈھنڈی اسٹیشن تحصیل صادق آباد ضلع رحیم یارخان | چوہدری غلام محمد صاحب چیمہ | × |
| حلقہ دھرم پورہ لاہور | × | شاکرہ بیگم صاحبہ ۶۶۱۲ |
| چک ۱۹۴ ر ب لدھیانوالہ ضلع لائلپور | × | عنایت بی بی صاحبہ ۱۵۳۵ |

(ناظر اعلیٰ)

## درخواست دعا

خاکسار کے والد بزرگوار بعد از کامل صحت پھر سخت درد گردہ بندش پیشاب اور تیز بخار کی تکلیف ہوگئی ہے حالت پریشان کن ہے۔ کامل صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(منصور احمد سنوری ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ مڈل اسکول ربوہ)

# مرکزی اجتماع اطفال الاحمدیہ کیلئے ضروری ہدایات

۱۔ مجلس اطفال الاحمدیہ کا چوبیسواں سالانہ اجتماع انشاء اللہ العزیز ۲۰-۲۱-۲۲ اکتوبر ۱۹۶۷ء کو ایوانِ محمود ربوہ میں منعقد ہوگا۔ یہ اجتماع احمدی بچوں کی تربیت کا ایک بہترین ذریعہ ہے۔ اس لئے اس میں زیادہ سے زیادہ اطفال کو شامل ہونا چاہیئے۔ اطفال کے ہمراہ ان کے مربی۔ ناظم یا کسی اور ذمہ وار کارکن کو بطور نگران ضرور آنا چاہیئے۔

۲۔ اجتماع میں شامل ہونیوالے اطفال کے نام۔ ولدیت۔ عمر۔ کلاس۔ مجلس پر مشتمل فہرست اجتماع سے قبل مل جانی چاہیئے تا ٹکٹ داخلہ جاری کئے جاسکیں۔

۳۔ بیرونی مجالس کے اطفال اپنے ہمراہ طفل کا تھیلہ ضروری لائیں۔ جس میں پلیٹ۔ مگ۔ ناشتہ کے لئے بھنے ہوئے چنے اور ضرورت کا مختصر سامان موجود ہو۔ بیرونی اطفال کی رہائش اور دونوں وقت کھانے کا انتظام مرکز کی طرف سے کیا جائے گا۔

۴۔ اجتماع کے دوران اطفال کے متعدد انفرادی و اجتماعی و ورزشی مقابلے ہوں گے۔ انفرادی مقابلوں میں اطفال کی عمر کے لحاظ سے دو معیار ہوں گے۔ معیار صغیر (۷ تا ۱۱ سال) اور معیار کبیر (۱۱ تا ۱۵ سال)۔

۵۔ مندرجہ ذیل انفرادی مقابلے ہونگے۔ مقابلہ تلاوت۔ حفظ قرآن۔ نظم۔ تقریر۔ مضمون نویسی۔ اذان۔ بیت بازی۔ عام دینی معلومات
دوڑ ۱۰۰ گز۔ لمبی چھلانگ۔ اونچی چھلانگ۔ مرغ لڑائی

۶۔ مندرجہ ذیل مقابلے ٹیم وار ہونگے۔ تین ٹانگ کی دوڑ (۱۲ افراد کی ٹیم) رسہ کشی۔ کبڈی۔ فٹ بال۔ جھنڈا جنگ۔ پیغام رسانی (۱۰ افراد کی ٹیم)

۷۔ تقریری مقابلہ کے لئے مندرجہ ذیل عنوان مقرر کئے گئے ہیں۔ تقریر کا وقت ۳ سے ۴ منٹ تک ہوگا۔
(۱) قرآن کریم کا علم حاصل کرنا کیوں ضروری ہے (ب) آنحضرت کی بچوں سے شفقت
(ج) خلافت کی برکات۔

۸۔ مقابلہ مضمون نویسی کے لئے عنوان مندرجہ ذیل ہیں۔ مضمون لکھنے کا وقت نصف گھنٹہ ہوگا۔ کاغذ قلم خود لائیں۔
(۱) اسلام ایک سچا مذہب ہے (ب) صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تین روشن دلائل
(ج) وقف جدید اور احمدی بچوں کی ذمہ داری

۹۔ ذہانت اور عام دینی معلومات کے پرچہ میں سب اطفال کی شرکت لازمی ہوگی اس لئے ہر طفل اپنے ساتھ پنسل یا قلم ضرور لائے۔

۱۰۔ اجتماع کے موقعہ پر ایک دلچسپ اور مفید علمی و صنعتی نمائش کا بھی انتظام کیا جارہا ہے۔ اس میں بہترین چارٹ یا دستکاری پیش کرنے والے اطفال اور مجالس کو انعامات دئے جائیں گے۔

(مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

## فوجی بھرتی کا پروگرام

| تاریخ | دن | مقام بھرتی | ضلع |
|---|---|---|---|
| ۴-۱۰-۶۷ | بدھوار | ریسٹ ہاؤس میانوالی | میانوالی |
| ۵-۱۰-۶۷ | جمعرات | " دریاخاں | " |
| ۷-۱۰-۶۷ | ہفتہ | " خوشاب | سرگودھا |
| ۱۰-۱۰-۶۷ | منگلوار | " جھنگ | جھنگ |
| ۱۱-۱۰-۶۷ | بدھوار | ریلوے ریسٹ ہاؤس۔ شورکوٹ روڈ | " |
| ۱۴-۱۰-۶۷ | ہفتہ | کمیٹی دفتر۔ بھیرہ | سرگودھا |
| ۱۷-۱۰-۶۷ | منگلوار | ریسٹ ہاؤس۔ لالووالی | " |
| ۱۸-۱۰-۶۷ | بدھوار | یونین کونسل سلطانپور | " |
| ۲۱-۱۰-۶۷ | ہفتہ | ریسٹ ہاؤس۔ واں بھچراں | میانوالی |
| ۲۴-۱۰-۶۷ | منگلوار | " نوشہرہ | سرگودھا |
| ۲۵-۱۰-۶۷ | بدھوار | " جابہ | " |
| ۳۱-۱۰-۶۷ | منگلوار | یونین کونسل چک ۲۱ تحصیل چنیوٹ | جھنگ |

(ناظر امور عامہ)

اکسیر نزلہ پرانے نزلہ کے لئے مفید و مجرب نسخہ قیمت مکمل کورس ۶۰ گولی ایک ماہ بیس روپے دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ

## درخواست ہائے دعا

۱ ۔ میرے شوہر عبدالرحیم یونس صاحب ۸ ستمبر جمعہ کے روز صبح کی اذان دیتے وقت بجلی کے جھٹکے سے گر گئے تھے ان کی ریڑھ کی ہڈی دب گئی ہے جس کی وجہ سے حرکت کرنا اٹھنا بیٹھنا ڈاکٹروں نے منع کر دیا ہے۔ چٹاگانگ ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ تمام احمدی بھائی بہنوں کی خدمت میں ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (رابعہ رحیم صدر لجنہ اماء اللہ چٹاگانگ)

۲ ۔ عبدالحمید صاحب ممبر آف کراچی چند روز سے بیمار ہیں۔ احباب ان کی شفایابی کے لئے دعا کریں۔ (محمود احمد سعید)

۳ ۔ میرے والد محترم بابا نور احمد صاحب درویش قادیان اکثر بیمار رہتے ہیں اب ان کی طبیعت پہلے کی نسبت ٹھیک ہے۔ احباب کامل صحت کے لئے دعا فرمائیں (حکیم رشید احمد رتن باغ لاہور)

۴ ۔ خاکسار کا بڑا لڑکا لطیف احمد ٹائیفائڈ پانچ چھ روز سے شدید بیمار ہے۔ احباب کرام صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (عنایت اللہ صاحب کارکن نظارت بیت المال ربوہ)

۵ ۔ خاکسار نے اس سال کراچی یونیورسٹی سے ایم اے کا امتحان پاس کیا ہے۔ یونیورسٹی نتائج کے مطابق یونیورسٹی بھر میں تیسری پوزیشن حاصل کی ہے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ میری اس نمایاں کامیابی کو مبارک کرے۔ (میاں اقبال احمد بسمل راجن پور)

۶ ۔ تین چار روز ہوئے خاکسار کو بائیں ٹانگ پر کتے نے کاٹ کھایا ہے زخم گہرے آئے ہیں تکلیف بہت زیادہ ہے۔ احباب دعا فرمائیں۔ (محمد اسلم ایاز دفتر بہشتی مقبرہ)

۷ ۔ میری خالہ لندن میں کچھ عرصہ سے سخت بیمار ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں (مرزا مسعود احمد)

## اطفال الاحمدیہ متوجہ ہوں

آپ کا سالانہ اجتماع منعقد ہونے میں اب ایک ماہ سے بھی کم عرصہ باقی رہ گیا ہے۔ مگر متعدد مجالس نے چندہ سالانہ اجتماع ابھی تک مرکز میں نہیں بھجوایا لہٰذا ناظمین کو چاہیئے کہ اپنا چندہ سالانہ اجتماع جلد از جلد مرکز میں بھجوائیں (مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

## چندہ سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ

ہمارا سالانہ اجتماع بالکل قریب آگیا ہے اور اسکے ابتدائی انتظامات تقریباً مکمل ہو چکے ہیں لیکن ابھی مجالس کی طرف سے چندہ سالانہ اجتماع بہت ہی کم مقدار میں موصول ہوا ہے تمام مجالس سے التماس ہے کہ چندہ سالانہ اجتماع کی ادائیگی اسی ماہ کے اندر اندر کر دیں۔

(مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

## ذیلی تنظیموں میں شامل نہ ہونا ایک قومی جرم ہے

"اگر کوئی شخص ایسا ہے جو چالیس سال سے اوپر کی عمر رکھتا ہے مگر وہ انصار اللہ کی مجلس میں شامل نہیں ہوا تو اس نے بھی ایک قومی جرم کا ارتکاب کیا ہے۔

میں نے ...... جماعت کی اصلاح کو مدنظر رکھتے ہوئے کہا تھا کہ اگر وہ خدام الاحمدیہ یا دوسری مجالس میں شامل نہ ہوئے تو ان کا میرے ساتھ تعلق نہیں رہے گا اور انہیں جماعت سے الگ سمجھا جائے گا۔"

(ارشاد حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ الفضل ۱۲ ستمبر ۱۹۶۱ء)

(مرسلہ قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

## خلافت کی اہمیت

"یاد رکھو تمہارا نام انصار اللہ ہے یعنی اللہ تعالیٰ کے مددگار گویا تمہیں اللہ تعالیٰ کے نام کی طرف منسوب کیا گیا ہے اور اللہ تعالیٰ ازلی اور ابدی ہے اسلئے تم کو بھی کوشش کرنی چاہیئے کہ ابدیت کے مظہر ہو جاؤ تم اپنے انصار ہونے کی علامت یعنی خلافت کو ہمیشہ ہمیش کے لئے قائم رکھتے چلے جاؤ اور کوشش کرو کہ یہ کام نسلاً بعد نسلٍ چلتا چلا جائے۔"

(ارشاد حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ الفضل ۴ مارچ ۱۹۵۷ء)

(مرسلہ قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

حمائل شریف

یعنی

قرآن مجید کا انگریزی ترجمہ

شائع ہو چکا ہے

ملنے کا پتہ:

اورینٹل اینڈ ریلیجس پبلشنگ کارپوریشن لمیٹڈ ربوہ

قادیان کا قدیمی مشہور عالم اور بےنظیر تحفہ

سرمہ نور رجسٹرڈ

اطباء ڈاکٹر، روساء، امراء اور بڑی بڑی بزرگ ہستیوں کا گرویدہ اور لاکھوں کو مجسم اشتہار بنا رہا ہے۔ جملہ امراض چشم کے لئے اکسیر ثابت ہو چکا ہے۔ فی تولہ دو روپے

سرمہ نور والوں کا

نورانی کاجل

آنکھوں کی صفائی اور خوبصورتی کے لئے بہترین تحفہ

قیمت ایک روپیہ پچیس پیسے

اکسیر اٹھرا

بچے ضائع ہو جاتے ہوں۔ پیدا ہو کر مر جاتے ہوں اس کا استعمال از حد مفید ہے۔ مکمل کورس ۱۸ روپے

طاقت کی دوائی

کمزور نوجوانوں کا دوبارہ زندگی بخش نسخہ

مکمل کورس تیس روپے

ادویات ملنے کا پتہ: شفاخانہ رفیق حیات رجسٹرڈ ٹرنک بازار سیالکوٹ

احباب ہمیشہ اپنی قابل اعتماد سروس

پرنس ٹرانسپورٹ کمپنی لمیٹڈ لاہور

کی آرام دہ بسوں

میں سفر کریں۔

(مینیجر)

قابل اعتماد سروس

سرگودہا سے سیالکوٹ

عباسیہ ٹرانسپورٹ کمپنی

کی آرام دہ بسوں میں سفر کریں

(مینیجر)

ٹائم ٹیبل یونائیٹڈ بس سروس سرگودھا

| نمبر سروس | ۱ | ۲ | ۳ | ۴ | ۵ | ۶ | ۷ | ۸ | ۹ | ۱۰ | ۱۱ | ۱۲ | ۱۳ | ۱۴ | ۱۵ |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| روانگی از سرگودھا براستے لاہور | [illegible] | ۴-۳۰ | ۵-۳۰ | ۶-۳۰ | ۷-۱۵ | ۸-۰۵ | ۸-۴۵ | ۹-۳۰ | ۱۰-۳۰ | ۱۱-۳۰ | دوپہر ۱۲-۱۵ | ۱۳-۰۰ | ۱۴-۲۰ | ۱۵-۱۵ | ۱۶-۱۵ |
| روانگی از لاہور براستے سرگودھا | ۳-۲۰ | ۴-۰۰ | ۵-۳۰ | ۶-۳۰ | ۷-۱۵ | ۸-۲۵ | ۹-۰۰ | ۱-۱۵ | ۱۱-۱۵ | ۱۲-۱۵ سہ پہر | ۱۳-۱۵ | ۱۴-۰۵ | ۱۴-۱۵ | ۱۶-۱۵ | ۱۸-۰۰ |
| روانگی از سرگودھا براستے گوجرانوالہ | ۵ بجے صبح | ۹-۴۵ | روانگی از گوجرانوالہ براستے سرگودھا | | | | | صبح ۶-۲۰ | ۲-۳۰ | (مینیجر یونائیٹڈ بس سروس سرگودھا) | | | | | |

جب مفید مرض اٹھرا کی کامیاب اور مشہور دوا اٹھرا مکمل کورس پندرہ روپے ناصر دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ ٹیلیفون نمبر ۳۴

تریاقِ اٹھرا اٹھرا کے علاج کیلئے کورس پندرہ روپے نورِ نظر اولاد نرینہ کے لئے کورس پچیس روپے۔ خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ فون نمبر ۳۸

## احباب جماعت احمدیہ اپنے مشورہ سے ممنون فرمائیں

جلسہ سالانہ قریب آرہا ہے اور مہمانوں کے قیام وطعام کے انتظامات کی ابتدائی تیاری ہے۔ ہماری طرف سے پوری کوشش کی جاتی ہے کہ جلسہ سالانہ کے انتظامات بہتر سے بہتر ہوں لیکن پھر بھی بعض اوقات بعض چیزیں ہمارے سامنے نہیں آتیں جس کی وجہ سے ان کی اصلاح نہیں ہو سکتی۔

لہٰذا احباب جماعت احمدیہ کی خدمت میں درخواست ہے کہ جلسہ سالانہ کے انتظامات کے سلسلہ میں جہاں انہوں نے کوئی نقص مشاہدہ کیا ہو تو براہ مہربانی اس کے بارہ میں معین طور پر مجھے مطلع فرمائیں۔ یا اگر ان کے ذہن میں عمومی طور پر کوئی مفید تجویز ہو تو مجھے بھجوا کر شکریہ کا موقعہ دیں۔ تا آئندہ کے لئے ایسے نقائص کو دور کرنے کی کوشش کی جائے اور مفید اور قابل عمل تجاویز پر حتی المقدور عمل کیا جائے۔

اس سلسلہ میں بیرونی اور مقامی دوستوں سے درخواست ہے کہ وہ کھل کر مشورہ دیں اور کسی بھی نقص کی طرف توجہ دلاتے ہوئے تامل نہ کریں۔ آپ کی تنقید ہمارے انتظامات کو بہتر بنانے میں ممد ہوگی۔

(افسر جلسہ سالانہ)

حضرت مولانا غلام مرشد صاحب خطیب شاہی مسجد لاہور ممبر اوقاف بورڈ حکومت مغربی پاکستان تحریر فرماتے ہیں:۔ میں نے اپنے حلقہ اثر میں حسب ضرورت مذکورہ طبیہ عجائب گھر کی عجائب گھر کی ادویہ کا اندازہ در اعلیٰ درجہ کی ادویہ کے استعمال کی طرف متوجہ کیا ہے۔ اسکے بعد یہی رائے قائم کی ہے کہ یہ دواخانہ بہترین دواخانوں میں اونچے معیار اور پایہ کا ہے۔ سُرخ خون پیدا کرنے والی گولیاں۔ ضعف جگر، کمی خون، بھوک۔ استعمال بعد غذا کے لئے اکسیر ہیں قیمت پانچ روپے سونے کی گولیاں ایک ماہ سولہ روپے۔ طبیہ عجائب گھر۔ امین آباد ضلع گوجرانوالہ

## عمارتی لکڑی

ہمارے ہاں عمارتی لکڑی دیار کیل پڑتل چیل کافی تعداد میں موجود ہے

ضرورت مند احباب ہمیں خدمت کا موقعہ دے کر مشکور فرمائیں

لائل پور ٹمبر سٹور۔ اجباہ روڈ۔ لائل پور فون نمبر ۳۸۰۰۸

## روگ کا سوگ نہ کر

بلغمی کھانسی کا ایک روزہ علاج کیا جاتا

دمہ

ہے اس سال دمہ کی دوائی صرف ایک ہی دن ۱۸ اکتوبر بروز بدھوار کو کھلائی جائے گی ضرورتمند آج ہی ایک خط لکھ کر ہدایات طلب کریں۔ خادم خلق ڈاکٹر نثار احمد نگوی۔ غلام محمد آباد شاہی چوک گلی نمبر ۱۴ ڈی کلاس شہر لائل پور

## ہیلنگ پلز

معدہ۔ انتڑیوں کی تمام پرانی و نئی امراض کا مکمل علاج ہے۔ قیمت ۲/۵۰ روپے

دواخانہ رحمت ربوہ

ہر قسم کا سوتی و ریشمی کپڑا

خریدنے کے لئے

احمد کلاتھ سٹور

گول بازار ربوہ کو یاد رکھیں

ترسیل زر اور انتظامی امور

سے متعلق

روزنامہ الفضل ربوہ

منیجر

سے خط وکتابت کیا کریں

## امانت تحریک جدید

### امانت تحریک جدید میں روپیہ کیوں رکھا جائے

- حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی جاری کردہ تحریک ہے۔
- امام وقت کی آواز پر لبیک کہنا ہم سب کا فرض ہے
- یہ ایک الہامی تحریک ہے
- امانت تحریک جدید میں روپیہ رکھوانا فائدہ بخش بھی ہے اور خدمت دین بھی۔
- اس امانت میں آپ اپنے لئے اور بچوں کے لئے چھوٹی چھوٹی رقم بھی جمع کروا سکتے ہیں اور بوقت ضرورت واپس بھی لے سکتے ہیں۔

مزید تفصیلات کے لئے افسر امانت تحریک جدید سے رجوع فرمائیں۔

افسر امانت تحریک جدید

## ضروری اعلان

بل ماہ ستمبر ۱۹۶۷ء کے بل ایجنٹ صاحبان کی خدمت میں بھجوا دیئے گئے ان بلوں کی رقم ۱۰ اکتوبر ۱۹۶۷ء تک دفتر ہذا میں پہنچ جانی چاہیئے۔ جو ایجنٹ صاحبان اپنے بلوں کی رقوم ۱۰ اکتوبر تک دفتر ہذا میں نہیں بھجوائیں گے ان کے بنڈلوں کی ترسیل مجبوراً روک دی جائے گی۔ (مینیجر الفضل)

اکسیر نسواں جملہ نسوانی امراض دردوں، و بانجھ پن کے لئے مجرب جو پہلے ہی کورس میں اپنا جادو اثر دکھا کر مریضہ کو سکون بخشتی ہے قیمت فی شیشی پانچ روپے ترکیب استعمال ہمراہ

ہومیو پیتھ ڈاکٹر ایس اے مجاہد نزد نیشنل بنک۔ حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ

### درخواست دعا

میری والدہ محترمہ عرصہ سے بیمار ہیں۔ اب حالت زیادہ تشویشناک ہے۔ جملہ احباب کرام و بزرگان سلسلہ سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ انہیں صحت بخشے۔ آمین خاکسار احمد شاہ درم

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔ (مینیجر الفضل)

حب اٹھرا رجسٹرڈ مرض اٹھرا کی شہرہ آفاق دوا فی تولہ دو روپے مکمل کورس بیس روپے حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ

# گزشتہ ہفتہ کی اہم جماعتی خبریں

## ۲۷ ستمبر تا ۳ اکتوبر ۱۹۶۷ء

۱۔ گزشتہ ہفتہ مری میں قیام کے دوران حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی رہی۔ الحمد للہ۔

۲۔ حضور ایدہ اللہ اور حضور کی حرم محترم حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ راولپنڈی اور مری میں قریباً تین ہفتہ قیام فرمانے کے بعد مورخہ یکم اکتوبر کو بعد دوپہر ایک بج کر چالیس منٹ پر بذریعہ موٹر کار ربوہ واپس تشریف لے آئے۔ اہل ربوہ نے جو پہلے سے احاطہ دفتر پرائیویٹ سیکرٹری میں جمع تھے حضور کا پرتپاک خیر مقدم کیا۔ سب سے پہلے امیر مقامی محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب اور امام الصلوٰۃ محترم مولانا ابوالعطاء صاحب نے آگے بڑھ کر حضور کا استقبال کرتے ہوئے شرف مصافحہ حاصل کیا بعد ازاں حضور نے مسجد مبارک میں تشریف لاکر ظہر کی نماز پڑھائی اور نماز سے فارغ ہونے کے بعد استقبال کے لئے آئے ہوئے جملہ احباب کو از راہ شفقت شرف مصافحہ بخشا۔

مری سے حضور مورخہ ۳۰ ستمبر بروز ہفتہ صبح ۹ بجے روانہ ہوئے تھے۔ راستہ میں حضور نے راولپنڈی میں چند منٹ قیام فرماکر ضلع راولپنڈی کے ان احباب کو جو حضور کی زیارت کا شرف حاصل کرنے کی غرض سے آئے ہوئے تھے مصافحہ کا شرف عطا فرمایا۔ ایک بجے دوپہر حضور جہلم پہنچے اور وہاں اپنی صاحبزادی سیدہ امۃ الشکور صاحبہ بیگم مکرم شاہد احمد خان صاحب کے ہاں قیام فرمایا۔ وہاں جہلم کے علاوہ گجرات اور گوجرانوالہ کے احباب نے بھی حاضر ہوکر حضور کی اقتدا میں نمازیں ادا کرنے اور حضور کی زیارت کا شرف حاصل کرنے کی سعادت حاصل کی۔ اگلے روز مورخہ یکم اکتوبر کو حضور پونے نو بجے صبح جہلم سے روانہ ہوکر پہلے کھاریاں تشریف لائے اور وہاں قریباً نصف گھنٹہ قیام فرماکر ضلع گجرات کے احباب کو ملاقات اور مصافحہ کا شرف بخشا۔ اور پھر وہاں سے ۵ بج کر چالیس منٹ پر روانہ ہوکر ایک بج کر چالیس منٹ پر بخیریت ربوہ واپس تشریف لے آئے۔

۳۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی بھی حضور کے ہمراہ مری اور راولپنڈی تشریف لے گئی تھیں۔ آپ یکم اکتوبر کو حضور کی معیت میں ربوہ واپس تشریف لے آئی ہیں۔ آپ کی طبیعت وہاں اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی رہی۔ اب کچھ سفر کی تکان ہے ویسے طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ احباب بالالتزام دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ مدظلہا کی عمر میں صحت و عافیت کے ساتھ برکت ڈالے اور آپ کا بابرکت سایہ دراز سے دراز تر فرمائے۔ آمین

۴۔ حضور ایدہ اللہ نے مورخہ ۲۹ ستمبر کو جمعہ کی نماز مسجد احمدیہ کلڈنہ (مری) میں پڑھائی۔ خطبہ جمعہ میں حضور نے احباب جماعت کی عظیم اور نہایت اہم ذمہ داریوں کا ذکر کرتے ہوئے انہیں غلبۂ اسلام کے لئے پہلے سے بڑھ چڑھ کر قربانیاں کرنے اور قربانیوں کے اس سلسلہ کو نسلاً بعد نسل جاری رکھنے کی تلقین فرمائی۔ نیز حضور نے اس امر پر بھی خاص زور دیا کہ سفر یورپ کے سلسلہ میں ظاہر ہونے والی اللہ تعالیٰ کی غیر معمولی تائید و نصرت اور عظیم الشان برکتوں اور فضلوں کے پیش نظر احباب کو چاہیئے کہ وہ شکرانہ کے طور پر آئندہ جلسہ سالانہ پر پہلے سالوں کی نسبت بہت زیادہ تعداد میں آئیں اور ابھی سے اس کے لئے تیاری شروع کر دیں۔ حضور کی اقتدا میں نماز جمعہ ادا کرنے کی سعادت حاصل کرنے کی غرض سے مری کے علاوہ، راولپنڈی، واہ کینٹ، مظفر آباد، ایبٹ آباد اور بعض دیگر قریبی مقامات کے احباب کثیر تعداد میں آئے ہوئے تھے۔ نماز کے بعد حضور نے نصف گھنٹہ احباب کے درمیان تشریف فرما رہ کر سب احباب کو ملاقات اور مصافحہ کا شرف بخشا۔

۵۔ مورخہ ۲۹ ستمبر کو ربوہ میں نماز جمعہ محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل نے پڑھائی۔ آپ نے خطبہ جمعہ میں مقام خلافت کی رفعت و عظمت پر روشنی ڈالتے ہوئے واضح فرمایا کہ اگرچہ بظاہر خلیفہ کا انتخاب مومنوں کی رائے سے عمل میں آتا ہے لیکن فی الاصل یہ انتخاب خدا تعالیٰ کا اپنا انتخاب ہوتا ہے۔ خلیفہ وہی منتخب ہوتا ہے جسے خدا تعالیٰ اس منصب جلیلہ پر فائز کرنا چاہتا ہے۔ خلیفہ کا انتخاب اور تقرر خدا تعالیٰ کا اپنا فعل ہے۔ البتہ اللہ تعالیٰ مومنوں کو جو مامور من اللہ کی تربیت اور قوت قدسی کے زیر اثر روحانیت کا ایک خاص مقام حاصل کر چکتے ہیں اس مامور من اللہ کی وفات کے بعد ان کے اعزاز کے طور پر یہ موقعہ دیتا ہے کہ وہ اپنے میں سے اہل ترین انسان کو منتخب کریں۔ خدائی تصرف کے ماتحت وہ اسی کو خلیفہ منتخب کرتے ہیں جسے خدا تعالیٰ خود اس منصب جلیلہ پر فائز کرنا چاہتا ہے۔ پس خلیفہ خدا تعالیٰ خود بناتا ہے اس سے اس منصب جلیلہ کی رفعت و عظمت ظاہر و باہر ہے۔ خلیفہ کے تقرر کے بعد مومنوں کا اولین فرض یہ ہے کہ وہ دلی طور پر خلیفہ وقت کے ساتھ وابستہ رہیں اور پوری بشاشت کے ساتھ کامل اطاعت کا نمونہ دکھائیں۔ اس کے بغیر وہ عند اللہ حقیقی معنوں میں مومن قرار نہیں پا سکتے۔ چنانچہ سورۃ النور کی آیۂ استخلاف میں وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ کے الفاظ اس پر شاہد ناطق ہیں۔

آخر میں محترم مولانا صاحب موصوف نے احباب کو مقام خلافت کی رفعت و عظمت پہچاننے اور محبت و عشق کے جذبہ سے سرشار ہوکر خلیفۂ وقت کے جملہ احکامات و ارشادات پر بدل و جان عمل پیرا ہونے اور اس طرح کامل اطاعت کا نمونہ پیش کرکے عند اللہ فائز المرام ہونے کی پُرزور تلقین فرمائی۔

# ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

## بھارت کو چین کا انتباہ

پیکنگ ۲ ر اکتوبر۔ چین نے اعلان کیا ہے کہ اگر بھارت نے چین کے علاقہ میں فوجی مداخلت بند نہ کی تو اسے سنگین نتائج کا سامنا کرنا پڑے گا۔ اور چینی فوجیں علاقائی حدود کی خلاف ورزی کرنے والی بھارتی فوج کو اتنی سخت سزا دیں گی کہ وہ ۱۹۶۲ء کی شکستوں کا مزہ بھول جائے گی۔ چینی حکومت نے یہ انتباہ درچولا میں بھارتی فوج کے حملہ اور چینی علاقہ پر گولہ باری کے بعد کیا ہے۔ دونوں ملکوں میں کل تقریباً سارا دن لڑائی ہوتی رہی اور فریقین کے بہت سے فوجی ہلاک اور زخمی ہوئے۔ گزشتہ پندرہ دن کے اندر چین اور بھارت میں دوسری مرتبہ زبردست لڑائی ہوئی ہے۔ بھارتی ذرائع نے ان خبروں کی تصدیق کر دی ہے کہ چینی توپوں کے گولے سکم کے صدر مقام گنگ ٹوک کے نواح میں گر رہے ہیں۔

## ماسکو میں شاہ حسین کا شاندار استقبال

ماسکو ۳۔ اکتوبر۔ اردن کے شاہ حسین روس کے سرکاری دورے پر کل جب ماسکو پہنچے تو ان کا شاندار استقبال کیا گیا۔ شاہ حسین پہلی مرتبہ روس آئے ہیں۔ ان کے خیر مقدم کے لئے وزیر اعظم کوسیجن۔ صدر پڈگورنی اور روسی حکومت اور کمیونسٹ پارٹی کے اعلیٰ عہدیداروں کے علاوہ ہزاروں روسی عوام بھی ہوائی اڈے پر موجود تھے۔

روسی اخبارات نے شاہ حسین کے دورے کو بہت اہمیت دی ہے کمیونسٹ پارٹی کے ترجمان پراودا نے لکھا ہے کہ ”روس شاہ حسین کو سچے دل سے خوش آمدید کہتا ہے روسی عوام کو اعتماد ہے کہ شاہ حسین کے دورہ سے مشرق وسطیٰ میں امن و سلامتی کے حصول، عرب ممالک کے خلاف اسرائیلی جارحیت کے خاتمہ اور اردن روس دوستی کے حق میں مفید نتائج نکلیں گے۔

## مہمان ٹیم کا شاندار کھیل

سرگودھا۔ ۳ ر اکتوبر۔ آسٹریلیا کی ہاکی ٹیم نے کل سرگودھا زون کو ایک نمائشی میچ میں تین گول سے شکست دے دی۔ سرگودھا کی ٹیم کوئی گول نہ کر سکی مہمان ٹیم نے تینوں گول وقفہ کے بعد شارٹ کارنر ملنے پر کئے۔

## ضروری اعلان

اکتوبر کا مصباح بجائے یکم کے ۶ ر اکتوبر کو پوسٹ ہوگا۔ (مدیرہ مصباح)